!!!السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس فائل میں آپ کو سفر معراج تک کے نوٹس مل جائیں گے----

ہم نے اپنی پوری کوشش کی کہ کسی طرح کی کوئی غلطی نہ رہ جائے لیکن اگر پھر بھی آپ کو کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی اس نمبر پہ رابطہ فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں------

03238599095

💐🖋 محمد صائم عطاری 🖋💐
((مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات))

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں اسلامی دعوت کے کتنے مراحل تھے؟؟؟ان سب کو بیان کریں ----

::: جواب

اسلامی دعوت کے چار مراحل تھے----

پہلا مرحلہ یہ تھا کہ اسلام کی دعوت پوشیدہ طور پر دی گئی اور یہ مرحلہ تین سال تک جاری رہا-----

دوسرا مرحلہ یہ تھا کہ اعلانیہ طور پر دعوت دی گئی اور یہ دعوت صرف زبان کے ذریعے دی گئی---یہ والا مرحلہ ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رہا----

تیسرے مرحلے میں اعلانیہ طور پر دعوت دی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ سرکشوں ،، جنگ اور شر کو بھڑکانے والوں سے جہاد بھی کیا گیا-----

چوتھے مرحلے میں اعلانیہ دعوت دی گئی---دعوت دینے کے بعد مشرکوں ،، ملحدوں اور بت پرستوں میں سے جو اسلام کی راہ میں کھڑا ہوا یا اسلام میں داخل نہ ہوا ان سب سے جہاد کیا گیا----

اسی چوتھے مرحلے پہ شریعت اسلامیہ کا امر اور اسلام میں جہاد کا حکم قائم ہوا-----

::: سوال

پوشیدہ طور پر دعوت کیوں دی گئی؟؟ اور کس چیز کی دعوت دی گئی؟؟؟

::: جواب

اللہ پاک کے حکم کی تعمیل کے لیے اور کفار قریش جو کہ اپنے شرک اور بت پرستی کی وجہ سے متعصب تھے ان کی طرف سے دی جانے والی تکالیف سے بچنے کے لیے پوشیدہ دعوت دی گئی---اور اس دعوت میں بندوں کو اللہ کی عبادت کی طرف بلایا گیا اور بت پرستی سے منع کیا گیا-----

::: سوال

کس جگہ پوشیدہ دعوت کا اظہار نہیں کیا گیا اور یہ دعوت کس کو دی گئی؟؟؟

::: جواب

کفار کی مجالس میں اس کا اظہار نہیں کیا گیا اور یہ دعوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریبی رشتہ داروں اور گہرے دوستوں کو دی-----

::: سوال

پہلے پہل اسلام میں داخل ہونے والے کون لوگ تھے ؟؟؟

::: جواب

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ،، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ،، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ،، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ،، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ،، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ،، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ،، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وغیرہ----

::: سوال

پہلے پہل اسلام لانے والے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس طرح ملتے تھے؟؟؟

::: جواب

اوائل اسلام میں لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ طور پر ملتے تھے اور جب عبادت کرنے یا سیکھنے کا ارادہ کرتے تو کفار کی نگاہوں سے اوجھل ہونے کے لیے مکہ کی گھاٹیوں کی طرف چلے جاتے-----

::: سوال

جب مسلمانوں کی تعداد چالیس تک پہنچی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا ؟؟؟؟

::: جواب

جب مسلمان مرد و عورت چالیس تک پہنچ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گھر چن لیا یہ حضرت ارقم بن ابو ارقم کا گھر تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کریں اس کے ساتھ ساتھ رہنمائی اور تعلیم کی حاجات پوری کریں----

::: سوال

جو لوگ اوائل اسلام میں مسلمان ہوئے وہ کس طرح کے لوگ تھے ؟؟؟

::: جواب

جو لوگ اوائل اسلام میں مسلمان ہوئے ان میں سے اکثر غلام فقراء اور وہ لوگ تھے جن کا قبیلہ قریش کے درمیان کوئی مرتبہ وغیرہ نہیں تھا----

::: سوال

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائے اسلام میں اپنی جان کے خوف کی وجہ سے دعوت چھپائی تھی ؟؟؟؟

::: جواب

جی نہیں-----

::: سوال

یہ بات کب معلوم ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی طرف اللہ کے بھیجے گئے رسول ہیں ؟؟؟

::: جواب

جب اللہ پاک نے یہ فرمان ""یا ایھا المدثر ،، قم فأنذر ""نازل کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت کا مکلف بنایا تب یہ بات پتا چلی----

::: سوال

اگر پہلے ہی دن سے اللہ پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعلانیہ دعوت دینے کا حکم دیتا تو کیا ہوتا ؟؟؟

::: جواب

اگر ایسا ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹتے اگرچہ آپ کی جان بھی خطرے میں پڑ جاتی----

::: سوال

انبیاء کا الہام کسی کی قسم ہے ؟؟؟

::: جواب

انبیاء کا الہام وحی الہٰی کی ایک قسم ہے----

::: سوال

اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب کیا الہام کیا ؟؟؟

::: جواب

اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب الہام کیا کہ ابتدائے اسلام میں دعوت چھپا کردیں اور صرف اس کو دعوت دیں جس کے بارے میں یہ گمان ہو کہ وہ دعوت قبول کرلے گا---

::: سوال

اللہ پاک نے پوشیدہ طور پر دعوت دینے کا الہام کیوں کیا ؟؟؟

::: جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنے والی داعیین کی تعلیم کے لیے ،، اور اس بات کی رہنمائی کے لیے کہ اپنی جان بچانے کے لیے اسباب ظاہرہ کو اختیار کرنا جائز ہے---

::: سوال

جن وسائل ظاہرہ کو عقل تسلیم کرتی ہے ان کو اختیار کرنا کیوں مناسب ہے ؟؟؟

::: جواب

ان وسائل کو اختیار کرنا اس لیے مناسب ہے تاکہ دعوت کے مقاصد تک پہنچا جائے--لیکن اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ ان اسبابِ ظاہرہ کو اس طرح اختیار کریں کہ یہ اللہ پر کیے جانے والے بھروسے پہ غالب نہ آجائیں اور انسان ان اسباب کو اپنے تصورات میں فاعل حقیقی اور مؤثر حقیقی گمان نہ کرے کیونکہ یہ چیز نہ صرف اسلامی دعوت کی طبیعت کے خلاف ہے بلکہ یہ اللہ پر ایمان کو بھی برباد کردیتی ہے----

::: سوال

داعی کو کس طرح دعوت دینی چاہیے ؟؟؟

::: جواب

داعی کو چاہیے کہ زمانے کے حالات کے پیش نظر دعوت کے انداز میں لچک رکھے ،، جیسی ضرورت ہو ویسے انداز سے دعوت دینی چاہیے--اگر اعلانیہ دعوت دینے کی ضرورت ہے تو اعلانیہ دعوت دے اگر پوشیدہ دعوت دینے کی ضرورت ہے تو دعوت کو پوشیدہ رکھے الغرض دعوت دینے میں وہ زمانے کا لحاظ رکھے----

شریعت اسلامیہ بھی سیرت النبی کے چار مراحل کی روشنی میں کسی حد تک نرمی اور لچک کا تقاضا کرتی ہے------

::: سوال

اگر مسلمانوں کی تعداد قلیل ہو یا مسلمان کمزور ہوں تو فقہاء کا اس بارے میں کیا فرماتے ہیں ؟؟؟

::: جواب

فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کی تعداد قلیل ہے یا مسلمان کمزور ہیں اور غالب گمان ہے کہ کفار مسلمانوں کو شہید کردیں گے تو اس صورت میں مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت کو مد نظر رکھ کر

کوئی قدم اٹھایا جائے گا کیونکہ جان کی حفاظت کی مصلحت کے مقابلے میں دین کی حفاظت کی مصلحت بے بنیاد ہے----

::: سوال

عز بن عبدالسلام کا اس صورت میں کیا مؤقف ہے ؟؟؟

::: جواب

ایسی لڑائی میں مسلمانوں کے گھس جانے کو وہ حرام قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ""جب فتح کا امکان نہ ہو تو پسپائی اختیار کرلینا واجب ہے کیونکہ اگر مسلمان ثابت قدم رہیں گے تو شہید ہوجائیں گے اور مسلمانوں کے شہید ہونے کی وجہ سے کفار کے دلوں کو راحت پہنچے گی جبکہ اہل اسلام کی ذلت ہوگی لہذا ایسی جنگ میں ثابت قدم رہنا سراسر تباہی ہے-----

::: سوال

مصنف کا ایسی صورت میں کیا مؤقف ہے ؟؟؟

::: جواب

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہاں جان کی حفاظت کی مصلحت کو مقدم کرنے کی بات ظاہری اعتبار سے ورنہ حقیقت میں یہ دین کی مصلحت ہے اور دین کی مصلحت تقاضا کرتی ہے کہ مسلمان ذندہ رہیں اور دوسرے مفتوحہ میدانوں کی طرف بڑھیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کریں---اگر یہ مسلمان شہید ہوگئے تو اس میں دین کا نقصان ہے اور کفار کو موقع مل جائے گا کہ وہ اپنے سامنے بند راستوں کو کھولنے کے لیے حملہ آور ہوجائیں-----

::: سوال

جب اعلانیہ دعوت اور قتال سے نقصان ہو تو کیا کرنا چاہیے ؟؟؟

::: جواب

جب اعلانیہ دعوت و قتال سے نقصان پہنچے تو خفیہ دعوت اور مصالحت کا راستہ اختیار کرنا واجب ہے----

::: سوال

جب اعلانیہ طور پر دعوت دینا ممکن ہے تو کیا خفیہ دعوت دینا جائز ہے ؟؟؟

::: جواب

،، جی نہیں

جب اعلانیہ طور پر دعوت دینا ممکن ہو اور یہ مفید بھی ہے تو خفیہ طور پر دعوت دینا جائز نہیں ہے اور جب قوت ہو اور دفاع کے وافر اسباب موجود ہوں تو ظالموں اور سرکشوں سے مصالحت کرنا جائز نہیں ہے--اور اسی طرح جب قوت اور وافر مقدار میں اسباب موجود ہیں تو کفار کے علاقے میں گھس کر جہاد کرنے سے رکنا بھی جائز نہیں ہے----

::: سوال

سب سے پہلے جو لوگ اسلام میں داخل ہوئے ان میں سے اکثر لوگ فقراء اور غریب کیوں تھے ؟؟؟ اور ایسے لوگوں پہ اسلامی ریاست کی بنیاد کیوں رکھی گئی ؟؟؟

::: جواب

،، اوائل اسلام میں داخل ہونے والے اکثر لوگ غریب تھے کیونکہ یہ انبیاء کی دعوت کا فطری نتیجہ تھا اگر نوح علیہ السلام کی طرف دیکھا جائے تو ان کے پیروکار بھی وہ لوگ تھے جن کی لوگوں کے درمیان کوئی عزت نہیں تھی ،، موسی علیہ السلام کی طرف دیکھا جائے تو ان کے پیروکار یعنی بنی اسرائیل بھی کمزور تھے ،، صالح علیہ السلام کی طرف دیکھا جائے تو ان کے پیروکار بھی غریب اور ضعیف لوگ تھے اور بڑے بڑے سرداروں نے ان سے منہ پھیر لیا تھا----

اس میں راز یہ ہے کہ وہ دین جس کے ساتھ اللہ نے انبیاء کرام کو مبعوث کیا اس کی حقیقت لوگوں کی غلام سے نکل کر ایک اللہ کی غلامی میں آنا ہے ،، اور یہ حقیقت ظالم و جابر حکمرانوں اور خدائی کے جھوٹے دعوے داروں پہ ضرب کاری کا کام کرتی ہے ،،، اور دوسری طرف یہ حقیقت غریبوں کے لیے روشنی کی ایک کرن ہے کہ ان کو ظالموں سے نجات ملے گی----

اسی وجہ سے ظالم و جابر حکمرانوں اور جھوٹے معبودوں نے اسلام سے بغض رکھا اور غریب لوگ لبیک کہتے ہوئے اسلام کے دامن میں آگئے-----

::: سوال

قادسیہ کے موقع پر کیا گفتگو ہوئی ؟؟؟ نیز یہ گفتگو کن کے درمیان ہوئی ؟؟؟

::: جواب

یہ گفتگو صحابی رسول حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے لشکر کے سپاہی تھے اور ایرانی سپہ سالار رستم کے درمیان ہوئی---

رستم نے کہا :::تمہیں کس چیز نے ہمارے ساتھ جنگ کرنے اور ہمارے ملک پہ حملہ کرنے پہ ابھارا ہے ؟؟؟

حضرت ربعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :::ہم اس لیے آئے ہیں تاکہ انسانوں کو انسانوں کی عبادت سے نکال کر ایک اللہ کی عبادت کی طرف لے جائیں ،،پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رستم کے دائیں بائیں لوگوں کو رکوع کی حالت میں جھکے ہوئے دیکھا تو فرمایا :::ہمیں تو یہ پتا چلا تھا کہ تم لوگ بڑے عقلمند ہو لیکن میں نے تم سے زیادہ بیوقوف لوگ نہیں دیکھے ،، ہمارے مسلمان ایک دوسرے کو غلام نہیں بناتے ،، اور میں نے گمان کیا تھا کہ جس طرح ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں تم لوگ بھی اسی طرح کرتے ہوگے لیکن تم لوگ تو ایک دوسرے کے خدا بنے بیٹھے ہو----

جب ان کمزور لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سنی تو آپس میں کہنے لگے ""اللہ کی قسم عربی نے سچ کہا ""----

اور آپ رضی اللہ عنہ کی یہ بات ان کے سرداروں پہ بجلی بن کر گری اور وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس نے اپنے کلام کے ذریعے تیر مارا ہے اور ہمارے غلام اس کی طرف مائل ہوتے جارہے ہیں----

::: سوال

مظلوموں نے اسلام قبول کرنے کی طرف پہل کیوں کی ؟؟؟

::: جواب

مظلوموں کا اسلام میں پہل کرنا محض ایمان لانے کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ وہ ظالموں کے چنگل سے آزاد ہونا چاہتے تھے اس لیے انہوں نے اسلام کی طرف پہل کی----

::: سوال

قریش کے سرداروں اور ضعیفوں کے درمیان کیا چیز مشترک تھی ؟؟؟

::: جواب

اللہ کی وحدانیت پہ ایمان لانا اور جس چیز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے اس کی تصدیق کرنا ان کے درمیان مشترک تھا لیکن سرداران کو اس بات سے ان کی سرداری نے روکا ہوا تھا اس کی ایک واضح مثال ""ابو طالب ""ہیں ،، لیکن غریبوں کو ایمان لانے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے روکنے والی کوئی چیز نہیں تھی اس لیے وہ جلد مسلمان ہوگئے----

::: سوال

اس زمانے میں فکری یلغار کرنے والے دشمنان اسلام نے اسلام کے خلاف کیا بات گھڑی ہے ؟؟؟

::: جواب

یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ دعوت جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام کیا وہ صرف عرب کے علاقے کے لیے تھی اور یہ دعوت محض عربی فکر کی ترجمانی کرتی تھی----

::: سوال

دشمنان اسلام کی مذکورہ بالا بات کا مصنف نے کس طرح رد کیا ہے ؟؟؟

::: جواب

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ایسی بات ہوتی تو اسلام کے پہلے تین سالوں میں صرف چالیس لوگ مسلمان نہ ہوتے اور ان چالیس لوگوں کا بھی ایک بڑا حصہ غریبوں ،، فقیروں اور غلاموں پہ مشتمل تھا بلکہ سر فہرست عجمی غلام بھی تھے جیسا کہ حضرت بلال اور صہیب رضی اللہ عنہما وغیرہ----))اگر یہ دعوت عرب معاشرے کے مطابق تھی تو تین سال میں صرف چالیس لوگ کیوں مسلمان ہوئے ؟؟ چاہیے تو یہ تھا کہ سب اس کو قبول کرلیتے ((-----

اور دشمنان اسلام یہ سمجھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب معاشرے کی ترجمانی کی ہے جبکہ اسی عرب معاشرے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کو دوسرے شہر مثلا حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے پہ مجبور کیا-----

((الجہر بالدعوۃ))

::: سوال

اعلانیہ دعوت کا پس منظر بیان کریں--

::: جواب

ابن ھشام فرماتے ہیں کہ جب مرد و عورت اسلام میں جوق در جوق داخل ہونے لگے اور اسلام کا ذکر پھیل گیا اور مکہ میں اسلام کے بارے باتیں ہونے لگیں تو اللہ پاک نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعلانیہ دعوت دینے کا حکم دیا اور لوگوں کو اس دعوت کی طرف بلانے کا حکم دیا-----

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے سال خفیہ تبلیغ کی ؟؟؟

::: جواب

بعثت کے بعد تین سال تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خفیہ تبلیغ کی-----

::: سوال

جب اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اعلانیہ دعوت دینے کا حکم دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا ؟؟؟

::: جواب

::: جب اللہ پاک نے یہ حکم فرمایا

فاصدع بما تؤمر وأعرض عن المشرکین

::: ترجمہ

پس آپ اعلانیہ بیان کریں اس چیز کو جس کا آپ کو حکم دیا گیا اور مشرکین سے اعراض کریں-----

تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ صفاء پہ تشریف لے گئے اور بنی فہر اور بنی عدی کو نداء دی یہاں تک کہ لوگ جمع ہوگئے اور جو شخص خود نہیں آسکتا تھا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ پتا چلے کہ کیا معاملہ ہوا ہے ،، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں تمہیں خبر دوں کہ وادی کے پیچھے ایک لشکر ہے اور وہ تم پہ حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے ؟؟؟ سب

نے کہا جی ہاں کیونکہ ہم نے آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں آنے والے شدید عذاب سے ڈراتا ہوں-----

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت سن کر ابو لہب نے کیا بکواس کی ؟؟؟

::: جواب

ابو لہب معاذ اللہ کہنے لگا تمہارے لیے آج کے دن کی بربادی ہو کیا اس لیے تم نے ہمیں جمع کیا ؟؟؟ تو اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی

تبت یدا ابی لہب وتب

::: ترجمہ

ابو لہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں اور وہ برباد ہوگیا-----

::: سوال

کوہ صفاء سے اتر کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا ؟؟؟

::: جواب

::: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ پاک کے اس حکم کی تعمیل کی

وأنذر عشیرتک الأقربین

::: ترجمہ

اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں

بایں طور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں کو اپنے گھر جمع کیا اور فرمایا ""اے بنی کعب بن لؤی اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ ،، اے بنی مرۃ بن کعب اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ ،، اے بنی عبد شمس اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ ،، اے بنی عبد مناف اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ ،، اے بنی عبد المطلب اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ ،، اے فاطمۃ اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بے شک میں اللہ کی طرف سے

تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں مگر میری تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے میں اس کا لحاظ رکھوں گا-----

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلانیہ دعوت پہ قریش کا کیا رد عمل تھا ؟؟؟

::: جواب

قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت سے پیٹھ پھیر لی اور یہ کہتے ہوئے اس کا انکار کیا کہ وہ اپنے آباؤاجداد سے جس دین کے وارث ہوئے ہیں اس دین کو چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتے-----

::: سوال

کفار کے رد عمل پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا عمل فرمایا ؟؟؟

::: جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے افکار و نظریات کی آزادی پہ زور دیا اور ان کی عقلوں کو بتوں کی پوجا اور آباؤاجداد کی تقلید سے پاک کرنے کی کوشش کی ،، ان کو عقل استعمال کرنے کا درس فرمایا-----

اور ان پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ واضح فرما دیا کہ جن بتوں کی وہ عبادت کرتے ہیں وہ ان کو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں ،، اور تمہارا یہ گمان کہ بتوں کی پوجا ہمیں ورثے میں ملی ہے اس لیے نہیں چھوڑ سکتے تو یہ بات کوئی عذر نہیں ہے-----

::: سوال

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے معبودوں کو برا بھلا کہا ،، ان کے عقلمندوں کو بیوقوف کہا تو قریش نے کس رد عمل کا مظاہرہ کیا ؟؟؟

::: جواب

قریش نے اس بات کو بہت بڑا سمجھا ،، اس کا انکار کردیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف جمع ہوگئے سوائے ان لوگوں کے جو مسلمان ہوگئے اور سوائے ابو طالب کے بقیہ تمام کفار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی پہ جمع ہوگئے----

::: سوال

مذکورہ اعلانیہ دعوت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ کی سیرت مبارکہ کے کتنے اور کون سے پہلوؤں پہ روشنی پڑتی ہے ؟؟؟ تفصیلاً بیان کریں----

::: جواب

اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے تین پہلوؤں پہ روشنی پڑتی ہے----

((پہلا پہلو))

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفاء پہ چڑھ کر اعلانیہ دعوت دی تو کفار کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی پہ جمع ہوجانا اور ابو لہب کا بکواس کرنا اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ کفار کو اس دعوت کی توقع نہیں تھی----

اور وہ لوگ جو دین کی شکل کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب معاشرے کی ترجمانی کی اس بات میں ان لوگوں کا واضح رد ہے----

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں غور وفکر کرنے والا یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ یہ ان لوگوں کا گھڑا ہوا جھوٹ ہے ،، بلکہ وہ لوگ جنہوں نے یہ جھوٹ گھڑا ہے وہ بھی جانتے ہیں کہ ہم جھوٹے ہیں لیکن وہ ہر حال میں اسلام کی بادشاہت کو مٹانا چاہتے ہیں اور ان کے نزدیک کسی دعوے کو پھیلانے کے لیے اس کا درست ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے ایسے جھوٹے دعوے پھیلاتے ہیں----

((دوسرا پہلو))

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم دے دیا کہ تمام لوگوں کو اعلانیہ دعوت دیں تو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار بھی شامل ہوگئے لیکن رشتہ داروں کو دعوت دینے کا علیحدہ حکم کیوں دیا گیا ؟؟؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ رشتہ داروں کو خاص کرنے میں ان تین درجات کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے جن کا تعلق ہر مسلمان کے ساتھ بالعموم اور دعوت دینے والوں کے ساتھ بالخصوص ہوتا ہے----

ان تین درجات میں سے ادنی درجہ یہ ہے کہ شخص اپنے نفس کی اصلاح کرے اور اسی وجہ سے پہلی وحی اور دوسری وحی کے درمیان کافی وقفہ رہا تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات پر

مطمئن ہو جائیں کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور جو چیز ان پر نازل کی جائے گی وہ اللہ کی طرف سے وحی ہوگی----

دوسرا درجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے رشتہ داروں کو دعوت دے اور اسی وجہ سے اللہ پاک نے تمام لوگوں کو دعوت دینے کا حکم دینے کے بعد رشتہ داروں کے لیے ایک الگ حکم نازل کیا---اور اس درجے میں ہر وہ بندہ شریک ہے جس کے اہل و عیال یا قریبی رشتہ دار ہوں----نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی قوم کو دعوت دینے اور مسلمان کا اپنے گھر والوں کو دعوت دینے میں کوئی فرق نہیں ہے ،، فرق بس یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نئی شریعت کی طرف بلایا جو ان پر نازل کی گئی تھی جبکہ ایک عام مسلمان اسی دعوت کی آگے تبلیغ کرتا ہے---جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جائز نہیں کہ وہ رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے سے رک جائیں اسی طرح ایک مسلمان کے لیے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ تبلیغ سے رک جائے----

تیسرے درجہ کی زمہ داری عالم دین اور حاکم اسلام کی کی ہے کہ عالم اپنے شہر میں دعوت دے اور حاکم اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کرے کیونکہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب اور وارث ہیں ،، علماء اس لیے وارث ہیں کہ حدیث مبارک میں آیا ہے """علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں """،، حاکم اس طرح وارث ہے کہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ کہا جاتا ہے-----

پہلے درجے میں ہر مکلف انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوتا ہے ،، دوسرے درجے میں ہر وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہے جو اہل و عیال والا ہے تیسرے درجے میں علماء اور حکام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہیں---- ،،

((تیسرا پہلو))

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ وہ اپنے بڑوں کی تقلید کرنا چھوڑ دیں ،، ان کو اس بات کی دعوت دی کہ اندھی تقلید سے اپنی عقلوں کو آزاد کریں---

اس بات میں یہ دلیل ہے کہ دین کے احکامات وغیرہ عقل اور منطق پہ مبنی ہیں اور اسی میں بندوں کی مصلحت ہے---یہی وجہ ہے کہ ایمان باللہ اور امور اعتقادیہ کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ یقین کامل اور آزاد فکر کی بنیاد پر قائم ہوں ،، اس میں ذرہ برابر بھی تقلید کا عنصر شامل نہ ہو----

::: سوال

توحید کے معاملے میں تقلید کرنے والے کے بارے میں صاحب جوہرۃ التوحید کا شعر لکھیں----

::: جواب

::: آپ فرماتے ہیں

فکل من قلد فی التوحید

ایمانہ لم یخل من تردید

::: ترجمہ

جس نے توحید کے معاملے میں تقلید کی

اس کا ایمان تردید سے خالی نہیں----

::: سوال

دین اسلام نے پرانی روایات اور رسم و رواج کو ختم کرنے میں کیا کردار ادا کیا ہے ؟؟؟

::: جواب

دین اسلام نے پرانی روایات اور رسم و رواج پہ ایک ضرب کاری لگائی اور لوگوں کو ان رسومات کی غلامی سے آزاد کیا-----

::: سوال

اسلامی اصول اور تقالید کے درمیان کیا فرق ہے ؟؟؟

::: جواب

اسلام اصول عقل و منطق پہ مبنی ہیں جبکہ تقالید صرف اندھی تقلید اور متعصبانہ محرک پہ قائم ہیں اور ان میں غور وفکر کا کوئی عنصر شامل نہیں ہے-----

::: سوال

عربی لغت اور علماء سماجیات کے نزدیک تقلید کا کیا مطلب ہے ؟؟؟

::: جواب

آباؤ اجداد کی پرانی عادات کا مجموعہ جنہیں کسی علاقے میں تقلید و تعصب کی بناء پر دوام حاصل ہو---

::: سوال

علم سماجیات اور لغت میں تقلید کسے کہتے ہیں ؟؟؟

::: جواب

لوگ اپنے زندگی کے مختلف مراحل میں جو عادات اپناتے ہیں ،، خوشی کے وقت لہو و لعب کی جو رسومات اپنائی جاتی ہیں اور غم کے موقع پر جو ماتمی شکلیں اپنائی جاتی ہیں ،، وہ تمام کام جن کے لوگ عادی ہوچکے ہوتے ہیں اور یہ سب چیزیں قدیم زمانہ سے چلتی آرہی ہوں یا باہمی ربط کی وجہ سے انہیں خودبخود ہی اختیار کرلیا گیا ہو ایسی تمام چیزوں کو لغت اور علم سماجیات کی اصلاح میں روایات اور تقالید کہا جاتا ہے-----

::: سوال

کیا اسلام کے احکامات کا دارو مدار بھی تقالید پر ہے ؟؟؟

::: جواب

تقالید کے مفہوم سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی احکامات اور عقائد تقلید پہ مبنی نہیں ہیں ،، کیونکہ عقیدہ عقل اور منطق کی بنیاد پہ قائم ہوتا ہے جبکہ احکامات دنیاوی اور اخروی مصالح کی بنیاد پہ قائم ہوتے ہیں----

اور یہ ایسی مصلحتیں ہیں جن کا ادراک غورو فکر اور تدبر سے کیا جاسکتا ہے اگرچہ بعض عقلیں کچھ عوارض کی وجہ سے ان مصلحتوں کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں-----

::: سوال

کون لوگ خطرناک غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں ؟؟؟

::: جواب

وہ لوگ جو اسلام کے نظام اور احکام کو روایات اور رسوم کا نام دیتے ہیں وہ بہت ہی خطرناک غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں-----

::: سوال

اسلامی احکامات کو ""اسلامی تقالید ""کا نام دینے سے ذہن کس جانب منتقل ہوتا ہے ؟؟؟

::: جواب

اس سے ذہن اس جانب منتقل ہوتا ہے کہ اسلامی اخلاق اور طریقہ کار کی قدرو قیمت اس وجہ سے نہیں ہے کہ یہ ایسے الہی قوانین ہیں جن میں انسانیت کا راز چھپا ہوا ہے بلکہ ان کی قیمت اس وجہ سے ہے کہ ایسی پرانی اور قدیم عادات ہیں جو باپ دادا سے وراثت میں چلتی آرہی ہیں-----

::: سوال

ایسی منگھڑت باتیں پھیلانے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے ؟؟؟

::: جواب

ان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان قدیم روایات سے تنگ آچکے ہوتے ہیں جن روایات کو جدید ترقی یافتہ اور نئے معاشرے کے لیے لازم قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے----

::: سوال

اسلامی احکامات کو ""تقالید اسلامیہ ""کہنے کا کیا

مقصد ہے ؟؟؟

::: جواب

اس کا اوّلین مقصد یہ ہے کہ اکثر اسلامی احکامات پر ""تقالید ""کا لیبل لگادیا جائے ،، پھر جب ایک زمانہ گزر جائے گا اور لوگوں کے دماغوں میں یہ بات پختہ ہو جائے گی کہ اسلامی احکامات ""تقالید کی حیثیت رکھتے ہیں تو وہ بھول جائیں گے کہ یہ نظام درحقیقت ایسے بنیادی اصول ہیں جو عقل "" سلیم اور آزاد تحقیق پر قائم ہیں---

پھر اسلام کے دشمنوں کے لیے آسان ہو جائے گا کہ وہ ایسی جگہ سے اس پر حملہ آور ہوں جہاں سے اسے زیادہ نقصان پہنچ سکے-----

::: سوال

اسلام جو نظام اور شریعت لایا ہے ان کی کیا حیثیت ہے ؟؟؟

::: جواب

ان کی حیثیت بنیادی اصولوں کی سی ہے----

::: سوال

اصول کسے کہتے ہیں ؟؟؟

::: جواب

اصول اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل اور غور وفکر کی اساس پر قائم ہو اور اس کا ہدف کسی معین تک مقصد تک پہنچنا ہوتا ہے-----

::: سوال

اسلام کے اصول اور انسانوں کے وضع کردہ اصولوں میں کیا فرق ہے ؟؟؟

::: جواب

انسانوں کے وضع کردہ اصول انسانی افکار کے مختلف ہونے سے غلط ہوسکتے ہیں لیکن اسلامی اصول کبھی غلط نہیں ہوسکتے کیونکہ جس ذات نے ان اصولوں کو وضع کیا ہے وہ خود عقلوں کا خالق ہے لہذا اسلامی اصول اور احکامات غلط نہیں ہوسکتے ،، اور اسلامی اصولوں پر ایمان لانے کے لیے یہی ایک عقلی دلیل کافی ہے------

::: سوال

اگر اسلام کے بیشتر احکامات پر روایات کا پردہ ڈال دیا جائے تو طبعی طور پر کیا لازم آئے گا ؟؟؟

::: جواب

اگر اسلام کے بیشتر احکامات مثلا نکاح ،، طلاق ،، عورت کا پردہ کرنا ،، عورت کی عزت کی حفاظت اچھے اخلاق وغیرہ پہ روایات کا پردہ ڈال دیا جائے پھر ایسے لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے جو ان کو ،، ترک کرنے کا حکم دیں گے خصوصا اس زمانے میں جب فکر اور رائے کی آزادی کو غلبہ حاصل ہوگیا ہو-----

::: سوال

اسلام کی حقیقت کیا ہے ؟؟؟

::: جواب

اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں روایات موجود نہیں ہیں ،، یہ ایسا دین ہے جو عقل کو تقلید سے آزادی دینے کے لیے آیا ہے-----

::: سوال

تقالید اور اصول کسے کہتے ہیں ؟؟؟ اور تقالید کو مصنف نے کس چیز سے تشبیہ دی ہے ؟؟؟

::: جواب

تقالید وہ معاشرتی سلوک اور طریق کے دھارے ہیں جن میں لوگ خود بخود محض تقلید کی وجہ سے بہتے ہیں---

اصول وہ خط ہے جس کے ذریعے زمانے کی ترقی کی رفتار کو کنٹرول کیا جائے---

تقالید کی مثال اس گھاس جیسی ہے جو معاشرے کے فکری میدانوں میں خود بخود اگ جاتی ہے ،، یہ نقصان دہ ہوتی ہے اس لیے ان اکھاڑ کر پھینکنا ضروری ہے----

((الایذاء))

::: سوال

کفار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح تکالیف دیتے تھے ؟؟؟

::: جواب

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے صحن میں نماز ادا فرمارہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلے میں کپڑا ڈال کر بل دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گلا گھٹنے لگا ،، پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اس))خبیث ((کو کندھوں سے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کیا اور فرمایا ""کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے-----

اسی طرح ایک اور روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے کی حالت میں تھے اور آپ کے اردگرد قریش کے کچھ لوگ تھے عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ مبارک پہ ڈال دی ،، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر نہیں اٹھایا ،، پھر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ سے وہ گندگی ہٹائی اور جس نے یہ حرکت کی اس کے خلاف دعا کی-----

اسی طرح ایک اور روایت طبری اور ابن اسحاق نے بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی ایک گلی سے تشریف لے جا رہے تھے تو ایک شخص نے مٹھی بھر مٹی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر میں پھینکی ،، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی حالت میں گھر تشریف لائے تو آپ کی ایک بیٹی آپ کا سر دھونے لگیں اور ساتھ ساتھ رونے لگیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بیٹی نہ رو بے شک تیرے باپ کا محافظ اللہ ہے-----

::: سوال

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کن تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا ؟؟؟

::: جواب

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی مختلف طرح کے عذاب برداشت کیے حتی کہ کچھ صحابہ انہی تکالیف کی وجہ سے دنیا سے انتقال فرما گئے ،، کچھ کی بینائی جاتی رہی لیکن کوئی بھی تکلیف ان کو اسلام سے دور نہ کرسکی-----

::: سوال

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے کفار کی تکالیف سے تنگ آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا شکایت کی؟؟؟ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جواب دیا ؟؟؟

::: جواب

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس حال میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے سائے میں چادر اوڑھے آرام فرما رہے تھے ،، اور ہمیں کفار کی طرف بہت تکالیف پہنچ چکی تھیں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ ہمارے لیے دعا نہیں فرمائیں گے ؟؟؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور چہرہ مبارک سرخ ہوگیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ""تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں جن کے جسموں پہ لوہے کی کنگھیاں پھیری جاتیں جس سے ان کی ہڈیوں سے گوشت علیحدہ ہوجاتا لیکن یہ چیز بھی ان کو دین سے نہ ہٹا سکی ،، یقینا اللہ اس دین کو مکمل کرے گا حتی کہ ایک اونٹ سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اس کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا -----

((العبر والعظات))

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کو مشرکین کی طرف سے دی جانے والی تکالیف کے بارے پڑھ کر کسی شخص کے ذہن میں کیا سوال پیدا ہوتا ہے ؟؟؟ اور اس سوال کا جواب بھی تحریر فرمائیں----

::: جواب

ان تکالیف کے بارے پڑھ کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب حق پر تھے تو ان کو یہ تکالیف کیوں پہنچائی گئیں ؟؟؟ اللہ نے ان لوگوں کو بچایا کیوں نہیں ؟؟؟ جبکہ ان کے درمیان اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے اور یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ کے دین کی طرف دعوت دینے والے تھے اور اس کے راستے میں جہاد کرنے والے تھے ؟؟؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس دنیا کے انسان کی پہلی صفت ""مکلف ""ہونا ہے ،، یعنی اللہ پاک کے احکامات کی پیروی کرنے میں اسے جو بھی تکالیف آئیں ان کو برداشت کرنے کا پابند ہے-----

،، اسلام کی طرف دعوت دینے اور کلمہ حق کو بلند کرنے کے لیے جہاد کرنے کا انسان مکلف ہے اورمکلف ہونا عبودیت کے مستلزمات میں سے ہے ،، اگر انسان مکلف نہ ہو تو عبودیت کا کوئی معنی باقی نہیں رہتا ،، اگر ہم اللہ کے سامنے اس کی بندگی کا اظہار نہیں کرتے تو پھر اس پر ایمان لانے کا کوئی معنی باقی نہیں رہ جاتا----

پس عبودیت مکلف ہونے کو لازم ہے اور مکلف ہونا اس بات کو لازم ہے کہ تکالیف برداشت کی جائیں اور نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد کیا جائے----

::: سوال

اس دنیا میں اللہ کے بندوں پہ کتنے اور کون سے امور کو پکڑنا لازم ہے ؟؟؟ فقہ السیرۃ کی روشنی میں لکھیں----

::: جواب

::: بندوں کے لیے دو امور کو پکڑنا لازم ہے

(1) اسلام کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور صحیح اسلامی معاشرہ قائم کرنا----

(2) اس کی طرف لے جانے والے راستے کو اختیار کرنا ،، اس راستے میں آنے والے خطرات کو مول لینا ،، اور منزل تک پہنچنے کے لیے مال اور طاقت کو خرچ کرنا----

::: سوال

اللہ پاک نے ایمان کے بعد کا اسلامی راستہ آسان کیوں نہ بنایا ؟؟؟؟

::: جواب

اگر اللہ پاک چاہتا تو اس راستے کو آسان بنا سکتا تھا ،، لیکن اس صورت میں اللہ کے راستے پہ چلنے والے کی عبودیت اور خلوص کا اظہار نہ ہوتا ،، کیونکہ حقیقی سالک تو وہ ہے جو خطرات اور مشکلات کے باوجود اسی راستے پہ گامزن رہے ،، کیونکہ جب مؤمن اپنے ایمان کا اعلان کرتا ہے تو وہ اسی دن اپنے جان و مال کا اللہ پاک کے ساتھ سودا کرلیتا ہے ،، اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کی تمام خواہشات اس کے تابع ہوں گی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے----

اگر یہ راستہ آسان ہوتا تو اس پر سب مؤمن منافق ،، صادق اور کاذب چلنے لگتے یوں کھرے اور کھوٹے میں کوئی امتیاز نہ رہتا-----

::: سوال

داعین الی اللہ اور مجاہدین کے لیے سنت الٰہیہ کتنی حکمتوں کا تقاضا کرتی ہے ؟؟؟

::: جواب

::: ان کے لیے سنت الٰہیہ تین حکمتوں کا تقاضا کرتی ہے

::: انسان کے لیے اللہ پاک کی بندگی کو پکڑنا لازم ہے،، اللہ پاک نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا (1)

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

::: ترجمہ

اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا----

بندگی کے ضمن میں مکلف ہونے اور احکامات کی پابندی کو لازم پکڑنا ،، کوئی بھی مرد و عورت (2) جب بالغ ہوجاتا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے مکلف ہوجاتا ہے---

اس پر اسلامی احکامات کی پابندی اور ان احکامات کو آگے پہنچانے میں جتنی تکالیف آئیں ان کو بھی برداشت کرنا لازم ہوجاتا ہے----

سب لوگ اسلام اور اللہ سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان میں صادق و کاذب کو جدا (3) کرنے کے لیے ابتلاء اور امتحان کو بطور ترازو استعمال کیا جاتا ہے ،، اب اس امتحان میں جو کامیاب ہوجائے تو وہ صادق ہوتا ہے اور جو ناکام رہ جائے تو وہ کاذب ہوتا ہے----

::: سوال

کیا اللہ پاک کا یہ طریقہ تبدیل ہوسکتا ہے ؟؟؟

::: جواب

،، جی نہیں

اللہ پاک کا اپنے بندوں کے بارے میں یہی طریقہ ہے حتی کہ انبیاء کرام علیہم السلام ،، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں بھی اللہ پاک کا یہی طریقہ ہے----

اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو تکالیف دی گئیں ،، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تکالیف دی گئیں حتی کہ بعض ان تکالیف کی وجہ سے شہید ہوگئے اور بعضوں کی بینائی جاتی رہی ،، حالانکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ان ہستیوں کا بہت زیادہ مرتبہ ہے---

::: سوال

کیا یہ تکالیف سالک کو منزل تک پہنچنے سے روک سکتی ہیں ؟؟؟

::: جواب

جو سالکین اور مجاہدین منزل تک پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کو یہ تکالیف بلکل نہیں روک سکتیں بلکہ وہ ان تکالیف کے باوجود محو سفر رہتے ہیں---

یہ راستہ جس کا اللہ پاک نے مسلمانوں کو مکلف کیا ہے اس میں جتنی زیادہ مشکلات آتی ہیں مسلمان اپنی منزل کے اتنے ہی قریب ہوتے جاتے ہیں----

::: سوال

ان تکالیف کے مقابلے میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے ؟؟؟

::: جواب

مسلمانوں کو چاہیے کہ نا امیدی کا شکار نہ ہوں اگرچہ کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے ،، یہ تو اسلام کا طریقہ ہے کہ اس پہ چلنے والوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے ،، مسلمانوں کو چاہیے اللہ پاک کے اس فرمان پہ غور کریں ،، چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے :::

::: ترجمہ

کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت میں داخل ہوجاؤ گے حالانکہ ابھی تم پر پہلے لوگوں جیسی حالت نہ آئی انہیں سختی اور شدت پہنچی اور انہیں زور سے ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ رسول اور اس کے ساتھ ایمان والے کہہ اٹھے :اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن لو !بیشک اللہ کی مدد قریب ہے---

::: سوال

اللہ پاک نے ان لوگوں کا جواب کیسے دیا جو اسلام کی طبیعت نہیں سمجھتے اور یہ گمان کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو تکالیف کا پہنچنا اس بات پر دلیل ہے کہ مسلمانوں کے پاس مدد نہیں آئے گی؟؟؟

::: جواب

::: اللہ پاک نے فرمایا

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ

::: ترجمہ

سن لو !بیشک اللہ کی مدد قریب ہے----

::: سوال

پیچھے ایک سوال کیا گیا تھا کہ اگر مسلمان حق پہ تھے تو ان کو تکالیف کیوں پہنچائی گئیں ؟؟؟ اللہ پاک نے ان کی مدد کیوں نہ کی ؟؟؟ اس سوال کا جواب حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کے واقعے سے کس طرح ملتا ہے ؟؟؟

::: جواب

جب حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو سخت عذاب دیا گیا ان کے جسم کو لوہے سے داغا گیا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت لے کر حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جواب کا مفہوم کچھ اس طرح تھا :::

اگر تم اس راستے میں آنے والی تکالیف اور مصیبتوں سے مرعوب ہوگئے ہو تو جان لو اس راستے میں ایسے ہی ہوتا ہے ،، اللہ پاک کا تمام بندوں کے بارے میں یہی طریقہ رہا ہے ،، ان کے جسموں پہ لوہے کی کنگھیاں پھیر دی گئیں جس کی وجہ سے ان کا گوشت ہڈیوں سے علیحدہ ہوگیا لیکن وہ دین سے پیچھے نہیں ہٹے---اگر اس عذاب کی وجہ سے تم اللہ کی مدد سے مایوس ہوگئے ہو تو یہ تمہارا ایک وہم ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے اس راستے پہ گامزن رہنا فتح و نصرت تک پہنچاتا ہے----عنقریب اللہ پاک اس دین کی مدد کرے گا یہاں تک کہ ایک شخص صنعاء سے حضر موت تک چلے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا اور ایک روایت میں ہے اسے اپنی بکریوں پر بھیڑیے کا خوف ہوگا))لیکن اپنے بارے میں مطمئن ہوگا ((-----

::: سوال

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ والی حدیث میں کن کن شہروں کی فتح کی خوشخبری دی گئی ؟؟؟

::: جواب

روم اور فارس کے شہروں کی فتح کی خوشخبری دی گئی----

::: سوال

مسلمانوں نے روم اور فارس کے علاقے کب فتح کیے ؟؟ نیز یہ علاقے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں کیوں نہیں فتح کیے گئے ؟؟؟

::: جواب

اللہ کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت و عظمت کا تقاضا تو یہ تھا کہ تمام علاقے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں فتح ہوتے نہ کہ ان کے کسی پیروکار کی قیادت میں----

مسلمانوں نے یہ تمام علاقے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری وفات کے بعد فتح کیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں نہیں کیونکہ مسلمانوں نے ابھی تک شام و عراق پہ فتح پانے کی قیمت ادا نہیں کی تھی جبکہ کامیابی پانے کے لیے پوری قیمت ادا کرنا ضروری ہوتی ہے اور فتح کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسلمان جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بیعت کی ہے وہ یہ ثابت کریں کہ اپنی بیعت میں سچے ہیں اور انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس پر اللہ کے ارشاد کے مطابق اس کی رضا کے لیے قائم ہیں----

::: چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ

::: ترجمہ

بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنت ہے ، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں تو قتل کرتے ہیں اور شہید ہوتے ہیں-----

((سیاسۃ المفاوضات))

::: سوال

عتبہ بن ربیعہ کون تھا ؟؟؟ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کون سی پیشکش لے کر آیا نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کیا جواب دیا ؟؟؟ مکمل واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کریں----

::: جواب

عتبہ بن ربیعہ سردار ،، صاحب بصیرت اور صاحب رائے شخص تھا--اس نے قریش سے کہا کہ کیا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جاؤں تاکہ ان سے کلام کروں اور ان کو کچھ پیشکش کروں ہوسکتا ہے وہ اسے قبول کرلیں اور جو وہ چاہیں ہم انہیں دیں تاکہ وہ ہم سے رک جائیں ؟؟؟ کفار نے کہا اے ابو الولید کیوں نہیں ؟؟؟ جاؤ اور ان سے بات کرو----

چنانچہ عتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا """اے بھتیجے خاندان میں آپ کو جو عزت اور اعلیٰ نسب حاصل ہے اسے آپ جانتے ہیں ،، لیکن آپ قوم کے پاس ایک بہت بڑا معاملہ لے کر آئے ہیں اس کے ذریعے آپ نے اپنی قوم کی جماعت میں تفریق ڈال دی ہے اور قوم کے عقلمندوں کو بیوقوف کہا ہے ،، میں آپ کو کچھ پیشکش کرتا ہوں آپ اسے سنیں اور ان میں غور کریں ہوسکتا ہے آپ بعض پیشکش کو قبول کرلیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا """اے ابو ولید کہو میں سن رہا ہوں """----- """

اس نے کہا """اے بھتیجے جو چیز آپ لے کر آئے ہیں اگر اس کے ذریعے آپ مال چاہتے ہیں تو ہم آپ کے لیے اتنا مال جمع کردیتے ہیں کہ آپ ہم میں سے سب سے زیادہ امیر ہو جائیں گے ،، اگر اس کے ذریعے آپ شرف چاہتے ہی تو ہم آپ کو اپنا سردار بنالیتے ہیں یہاں تک کہ ہم کوئی بھی کام آپ کے ،، بغیر نہیں کریں گے ،، اگر آپ اس کے ذریعے بادشاہت چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ بنالیتے ہیں اگر آپ پہ کسی جن کا سایہ ہے اور آپ اسے دور نہیں کرسکتے تو ہم آپ کے لیے طبیب لائیں گے اور اپنا مال خرچ کریں گے تاکہ ہم آپ کو اس جن کے سایہ سے نجات دلادیں """------

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا """اے ابو الولید کیا تم اپنی بات سے فارغ ہوگئے ؟؟ """اس نے کہا """جی """تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب تم میری بات سنو پھر آپ نے سورۃ ::: حم سجدہ کی چند آیات کی تلاوت فرمائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمَ)1(تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ)2(كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ)3(بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًاۚ-فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ)4(وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ وَ فِیْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ مِنْۢ بَیْنِنَا وَ بَیْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ)5(قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْهِ وَ اسْتَغْفِرُوْهُؕ-وَ وَیْلٌ لِّلْمُشْرِكِیْنَ)6(

::: ترجمہ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے---

حم،۔)یہ قرآن (بہت مہربان، نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے--یہ عربی قرآن ایک کتاب ہے جس کی آیتیں جاننے والوں کیلئے تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں---اورانہوں نے کہا:ہمارے دل اُس بات سے پردوں میں ہیں جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ ہے تو تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کررہے ہیں---تم فرماؤ :میں تمہارے جیسا ایک انسان ہی ہوں ، میری طرف یہ وحی بھیجی جاتی ہے کہ)اے لوگو (!تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو اس کی طرف سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور مشرکوں کیلئے خرابی ہے----

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرأت فرماتے رہے اور عتبہ سنتا رہا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت مبارکہ پہ پہنچے

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ

::: ترجمہ

پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ایک ایسی کڑ ک سے ڈراتا ہوں جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی---

پھر عتبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآت موقوف کرنے کا حکم دیا اور رحم کی اپیل کی کیوں کہ ڈرانے والی آیات کی وجہ سے اس پہ خوف طاری ہوگیا تھا---

پھر وہ اپنے کفار ساتھیوں کی طرف لوٹا اور جب ان کے درمیان بیٹھ گیا تو انہوں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا ؟؟ اس نے کہا ""میں نے ایسا کلام سنا جو اس سے پہلے کبھی نہ سنا ،، اللہ کی قسم نہ وہ شعر ہے نہ جادو ہے اور نہ کہانت ہے ،، اے قریش کے گروہ !!!تم میری بات مانو اس شخص کو اور اس کے کام کو چھوڑ دو یعنی اس کے کام کے درمیان حائل نہ ہو ،، اللہ کی قسم جو کلام میں نے ان سے سنا ہے وہ بہت بڑا امر ہے ،، اگر عرب ان پہ غالب آگئے تو تم اپنی کوششوں کے بغیر ہی انہیں کفایت کر جاؤ گے))یعنی تمہیں کچھ نہیں کرنا پڑے گا بلکہ عرب اسے کافی ہوں گے ((اور اگر وہ عربوں پہ غالب آگئے تو ان کی ملکیت تمہاری ملکیت ہوگی اور ان کی عزت تمہاری عزت ہوگی---

کفار نے کہا ""اے ابو ولید بے اللہ کہ قسم اس نے اپنی زبان کے ذریعے تم پہ جادو کردیا ہے ""عتبہ کہنے لگا ""یہ میری رائے تھی آگے جو تمہیں بہتر لگتا ہے کرلو""----

::: سوال

ولید بن مغیرہ ،، عاص بن وائل اور ان کے ساتھ کفار کی جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گفتگو کی ؟؟؟ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کیا جواب دیا ؟؟؟

::: جواب

ولید بن مغیرہ ،، عاص بن وائل اور کفار کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ پیشکش کی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا مال دیں گے کہ آپ ان میں سے سب سے زیادہ امیر بن ہوجائیں گے ،، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی خوبصورت ترین کنواری لڑکی سے کردیں گے اس شرط پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بتوں کو برا بھلا کہنا چھوڑ دیں اور ان کی عادات پہ نکتہ چینی کرنا چھوڑ دیں----

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی دعوت کو ٹھکرادیا اور اپنی دعوت پہ قائم رہے تو انہوں نے کہا ""آپ ایک دن ہمارے معبودوں کی پوجا کریں اور ایک دن ہم آپ کے معبودوں کی پوجا کریں گے ""تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو بھی ٹھکرادیا اور قرآن پاک کی یہ آیات نازل ہوئیں :::

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ)1(لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ)2(وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ)3(وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ)4(وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُؕ)5(لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَ لِیَ دِیْنِ)6(

::: ترجمہ

تم فرماؤ !اے کافرو!۔میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو۔اور تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں ۔اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا ۔اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ۔تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے----

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عتبہ نے جو پیشکش کی تھی کیا کفار نے دوبارہ اس طرح کی پیشکش کی؟؟؟

::: جواب

قریش کے سرداروں نے عتبہ والی باتیں دوبارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیں---

چنانچہ قریش سرداران اکٹھے ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ مال اور سرداری پیش کی نیز یہ بھی پیشکش کی کہ اگر آپ پہ کسی جن کا سایہ ہے تو ہم اس کا علاج کرواتے ہیں----

)) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ""جو تم میرے بارے میں کہتے ہو میں ایسا نہیں ہوں یعنی میرے اوپر کسی جن کا سایہ نہیں ہے ((اور میں اس لیے نہیں آیا کہ تم سے مال اور سرداری طلب کروں بلکہ اللہ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر مبعوث کیا ہے ،، مجھ پر کتاب نازل کی ،، اور

مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں خوشخبری سناؤں اور ڈراؤں ،، پس میں نے اپنے رب کا پیغام تم تک پہنچا دیا اور تمہیں نصیحت کی ،، پس اگر تم قبول کرلو جو میں لے کر آیا ہوں تو یہ تمہارے لیے دنیا و آخرت میں بہتری کا سبب ہے اور اگر تم اسے رد کردو گے تو میں اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے صبر کروں گا یہاں تک کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کردے---

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب سن کر کفار نے کس چیز کا مطالبہ کیا ؟؟؟

::: جواب

کفار نے کہا اگر آپ ہماری پیشکش قبول نہیں کرتے تو آپ یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارا شہر کتنا تنگ ہے ،، پانی کی کتنی کمی ہے اور ہم کتنی مشکل زندگی گزار رہے ہیں ،، پس آپ اپنے رب سے سوال کریں جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ مبعوث کیا کہ وہ یہاں سے پہاڑوں کو ہٹا دے جنھوں نے ہمارا شہر تنگ کررکھا ہے ،، اور ہمارے لیے شام و عراق کی طرح نہریں بہادے ،، ہمارے فوت شدہ آباؤ اجداد کو زندہ کرے خاص طور پر قصی بن کلاب کو زندہ کرے کیونکہ وہ ایک سچے شیخ تھے تو ہم ان سے آپ کی باتوں کے بارے پوچھیں گے کہ یہ سچ ہیں یا جھوٹ ؟؟؟ اور اپنے رب سے یہ بھی دعا کریں کہ وہ آپ کے لیے محلات اور سونے چاندی کے خزانے بنادے تاکہ آپ بہتر زندگی گزاریں ،، پس اگر آپ نے ہمارا مطالبہ پورا کیا تو ہم آپ کی تصدیق کریں گے اور اللہ کے ہاں آپ کی قدرو منزلت پہچان لیں گے اور یہ جان لیں گے کہ آپ واقعی اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں جیسا کہ آپ کہتے ہیں----

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے مطالبات سن کر کیا فرمایا ؟؟؟

::: جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں یہ نہیں کروں گا اور نہ ہی اپنے رب سے اس چیز کا سوال کروں گا-----

::: سوال

قریش نے لمبی بات چیت کے بعد جاتے ہوئے کیا کہا ؟؟؟

::: جواب

قریش نے کہا کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ آپ کو یہ باتیں سکھانے والا یمامہ کا ایک شخص ہے جس کا نام ""رحمان ""ہے تو ہم رحمان نامی شخص پہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے اور ہم نے آپ کے سامنے اپنا عذر پیش کردیا ہے ،، اور اللہ کی قسم ہم آپ کو نہیں چھوڑیں گے حتی کہ آپ وفات پا جائیں یا آپ ہمیں ہلاک کردیں ،، اتنا کہ کر وہ اٹھے اور چلے گئے---

((العبر والعظات))

::: سوال

سیرت نبوی کے اس پہلو میں کتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں ؟؟؟

اس میں تین حکمتیں پوشیدہ ہیں اور ہر حکمت بڑی اہمیت رکھتی ہے-----

::: سوال

سیرت النبی کے اس حصے پہ غور وفکر کرکے ہمارے لیے کیا واضح ہوتا ہے ؟؟؟

::: جواب

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی حقیقت واضح ہوتی ہے ،، اس دعوت کے اغراض و مقاصد بھی تفصیل سے سامنے آتے ہیں----

::: سوال

اسلام کے خلاف فکری یلغار کرنے والے کون سے احتمالات کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں ؟؟؟

::: جواب

::: ان کے احتمالات

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعوت کے ذریعے بادشاہت چاہتے تھے ؟؟؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعوت کے ذریعے سرداری اور مالداری چاہتے تھے ؟؟؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کا سبب کوئی مرض وغیرہ تھا ؟؟؟

سوال :::

اللہ پاک نے اپنے نبی کے خلاف اٹھنے والے ان احتمالات کو ختم کرنے کے لیے کیا کیا ؟؟؟

جواب :::

اللہ پاک نے اپنے رسول کی زندگی کو ایسے اسرار و رموز ،، واقعات اور مشاہدات سے بھر دیا کہ یہ تمام احتمالات جڑ سے کٹ گئے اور تمام وسوسوں کا راستہ بند ہوگیا اور فکری یلغار کرنے والوں کو منہ کی کھانی پڑی-----

سوال :::

قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو مذاکرات کیے ان میں کیا حکمت تھی ؟؟؟

جواب :::

قریش اس بات کو بخوبی جانتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی لالچ میں نہیں آئیں گے لیکن اس میں اللہ پاک کی یہ حکمت تھی کہ بعد میں آنے والے اسلام کے دشمن جو بھی شکوک وشبہات پیدا کریں تاریخ ان کو جھٹلاتی رہے-----

سوال :::

دین کے خلاف فکری یلغار کرنے میں کریمر اور فان فلوٹن کا کیا کردار ہے ؟؟؟ نیز مصنف ان کا رد کیسے کرتے ہیں ؟؟؟

جواب :::

کریمر اور فان فلوٹن نے اس معاملے میں لمبی بحث کی لیکن ان کو کچھ ہاتھ نہیں آیا بلکہ انہوں نے حقیقت سے آنکھیں بند کرلیں اور یہی کہتے رہے کہ اس دعوت کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادشاہی چاہتے تھے لیکن تاریخ نے ان مستشرقین کو جھٹلا دیا اور ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا-----

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب عتبہ بن ربیعہ اور دیگر کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں مال و دولت اور سرداری کی پیشکش کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پیشکش کو کیوں ٹھکرایا؟؟؟ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ پیشکش قبول کرلیتے تو قریش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا سردار بنا لیتے کوئی کام ان کی مرضی کے بغیر نہ کرتے بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو تکالیف دی جارہی تھیں وہ بھی ختم ہوجاتی تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موقع غنیمت جانتے ہوئے اس پیشکش کو کیوں قبول نہیں کیا ؟؟؟

کیا وہ شخص جو سرداری چاہتا ہو اور اس کے لیے سرداری پیش کردی جائے اور اس پیشکش کو قبول نہ کرنے کی صورت میں دھمکی دی جائے تو کیا وہ اس طرح کہے گا ؟؟؟

میں تمہارے پاس مال و دولت اور سرداری کے لیے نہیں آیا بلکہ مجھے اللہ نے تمہاری طرف اپنا "" رسول بھیجا ہے اور مجھ پر کتاب نازل کی ہے ،، اور مجھے اس تمہیں خوشخبری دینے اور ڈرانے کا حکم دیا ہے ،، اگر تم میری بات مان لو تو یہ تمہارے لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہوگا اور اگر رد کردو گے تو میں اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوے صبر کروں گا یہاں تک کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کردے""-----

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاشی زندگی پہ نوٹ لکھیں----

::: جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاشی زندگی بھی آپ کے اقوال کے مطابق تھی ،، ایسا نہیں تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان سے سرداری کو نہ چاہتے ہوں لیکن پس پردہ سرداری حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوں ،، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھانا پینا نہایت معمولی تھا اور آپ کی معاشی حالت فقراء سے بہتر نہیں تھی----

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ""جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت میرے حجرے میں تھوڑے سے جو رکھے ہوئے تھے اس کے علاوہ کھانے کو کچھ نہ تھا ،، پس میں وہ تھوڑے سے جو کچھ عرصہ تک کھاتی رہی-----

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری زندگی دسترخوان پہ کھانا نہیں کھایا اور پوری زندگی چپاتی روٹی نہیں کھائی-----

اسی طرح لباس اور دیگر گھریلو اشیاء کے معاملے میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہائی سادہ تھے---آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کی چٹائی پہ آرام فرماتے تھے اور کبھی نرم بستر پہ نہیں سوئے----

ایک دفعہ ازواج مطہرات جن میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں تشریف لائیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فاقے کی شکایت کی اور اپنی زینت اور لباس کے لیے مزید نفقے کا مطالبہ کیا تاکہ ازواج مطہرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بیویوں سے کم تر نہ دکھائی دیں ،، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غصے سے سر مبارک جھکا لیا اور کوئی جواب نہ دیا حتی کہ قرآن پاک کی یہ آیات نازل ہوئیں :::

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا)28(وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا)29(

ترجمہ کنز العرفان :::

اے نبی! اپنی بیویوں سے فرمادو :اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ تاکہ میں تمہیں مال دُوں اور تمہیں اچھی طرح چھوڑ دوں ۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے----

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیات ازواج مطہرات پہ تلاوت فرمائیں اور انہیں اختیار دیا کہ وہ چاہیں تو اسی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زندگی گزاریں اور اگر مزید نان و نفقہ ،، زینت اور مال پہ اصرار کرنا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں چھوڑ دیں گے اور اچھے طریقے سے رخصت کریں گے ،، تو ان ازواج مطہرات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسی حالت میں زندگی گزارنے کو اختیار کیا----

اس کے بعد ایک عقل رکھنے والا شخص کیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت میں شک کرسکتا ہے اور کیسے یہ خیال کرسکتا ہے کہ معاذاللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرداری یا بادشاہت کی لالچ رکھتے تھے-----

سوال :::

کیا حکمت اس چیز کو کہتے ہیں کہ دعوت کی ترویج کے لیے جو تدبیر چاہیں اختیار کرلیں خواہ وہ کسی بھی نوعیت کی ہو ؟؟؟ کیا شارع نے آپ کو یہ صلاحیت دی ہے کہ آپ اپنے مقصد کے حصول کے لیے جو راہ چاہیں اختیار کریں اگرچہ آپ کا مقصد برحق ہے ؟؟؟

جواب :::

،، جی نہیں

شریعت نے جس طرح مقاصد کو متعین کیا ہے اسی طرح وسائل کو بھی متعین کیا ہے ،، شریعت نے آپ پر یہ لازم کیا ہے کہ اللہ کے مقرر کردہ مقاصد تک پہنچنے کے لیے وہ ہی راستے اختیار کریں جو بتائے گئے ہیں---

اس کی دلیل وہ واقعات ہیں جو ذکر کیے گئے ،، اگر بالفرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادشاہی کو قبول کرلیتے اور دل میں یہ ارادہ رکھتے بادشاہی کو بعد میں دعوت کی ترویج کا ذریعہ بنائیں گے کیونکہ جب بادشاہ کی گرفت اپنی رعایا پہ مضبوط ہوتی ہے تو وہ ان سے ہر کام کرواسکتا ہے ،، اور یہ بات بھی ذہن میں ہونی چاہیے کہ مختلف نظریات کے حامل لوگ حکومت پہ قبضہ کرنے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تاکہ اس کے ذریعے وہ لوگوں پہ اپنے افکار مسلط کریں گے----

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حکمت عملی پہ راضی نہیں ہوئے اور نہ ہی دعوت کے اس طریقے کو پسند کیا کیونکہ یہ بات بذات خود دعوت کے مبادیات سے ٹکراتی تھی-----

سوال :::

اگر مقصد تک پہنچنے کے لیے ہر طریقہ اختیار کرنے کو درست قرار دیا جائے تو کیا ہوگا ؟؟؟

جواب :::

اگر یہ طریقہ درست قرار دیا جائے تو پھر سچے کے سچ اور جھوٹے کے جھوٹ میں کوئی فرق نہ رہے گا ،، مخلص داعیین اور جھوٹے مکار لوگ اسی حکمت کے نام پہ ایک ہی راستے پہ ملیں گے----

اس دین کا فلسفہ ،، وسیلہ اور مقصد ""شرف اور سچائی ""کے ستونوں پہ قائم ہے ،، جس طرح سچائی شرافت اور کلمہ حق پہ قائم ہوئے بغیر مقصد حاصل نہیں ہوسکتا اسی طرح وسیلے تک پہنچنے کے ،، لیے بھی وہ راستہ اپنایا جائے جو سچائی ،، شرافت اور کلمہ حق پہ مبنی ہے----اس سے یہ پتا چلا کہ دعوت اسلامی والوں کو بیشتر حالات میں قربانی اور جہاد کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ جس راستے پہ وہ چل رہے ہیں وہ ان کو دائیں بائیں نہیں مڑنے دیتا-----

سوال :::

کیا یہ بات درست ہے کہ دعوت کے معاملے میں حکمت اس لیے مشروع کی جاتی ہے تاکہ داعی کا راستہ آسان بنایا جائے اور اس کو تکالیف سے بچایا جائے ؟؟؟

جواب :::

یہ بات درست نہیں ہے----

بلکہ حکمت کا مقصد ایسے راستے کو اختیار کرنا ہے جو راستہ لوگوں کی عقلوں کے زیادہ قریب ہے---اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب حالات بدل جائیں اور اسلام کی دعوت کے راستے رکاوٹیں کھڑی کی جائیں تو اس وقت حکمت یہ ہے کہ جہاد کی تیاری کی جائے اور جان و مال کی قربانی کے لیے تیار ہوا جائے---

حکمت یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کی جگہ پہ رکھا جائے یعنی جس وقت جیسی ضرورت ہو ویسی حکمت عملی اپنائی جائے----

::: سوال

جب کچھ سرداران نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اسلام سیکھنے کا شوق ظاہر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا رد عمل فرمایا ؟؟؟ نیز اس موقع پر قرآن پاک کی کون سی آیات نازل ہوئیں ؟؟؟

::: جواب

جب قریش سرداران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اسلام سیکھنے کا شوق ظاہر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہوکر اپنی پوری توجہ ان کی جانب کردی ان سے کلام کرنے لگے اور ان کے سوالات کے جوابات تفصیل کے ساتھ دینے لگے--- ،،

اتنے میں ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے اور باتیں سننے کے لیے رک گئے اور انھوں نے بھی کچھ سوالات کیے لیکن اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کو اسلام کی طرف مائل کررہے تھے اس لیے ان صحابی سے اعراض کیا کہ ان کے سوالات کے جوابات بعد میں بھی دیے جاسکتے ہیں لیکن اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عتاب فرمایا اور ::: یہ آیات نازل فرمائیں

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤى)1(اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى)2(

::: ترجمہ کنز العرفان

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا۔اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا---

قریش کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہونے کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نابینا صحابی سے اعراض کرنے کے بارے میں جو اجتہاد کیا اللہ پاک نے اسے ناپسند کیا ،، اگرچہ یہ اتنی بڑی بات نہیں تھی لیکن اس میں ایک مسلمان کی دل آزاری ہوئی تھی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کے دل کو اسلام کی جانب مائل کرنے کے لیے ان سے اعراض کیا تھا اور یہ بات اللہ کے ہاں قبول نہیں----

::: سوال

جب قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختلف چیزوں کی پیشکش کی اور ان کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو موقف اختیار فرمایا کیا اللہ پاک نے اس موقف کی تائید فرمائی ؟؟؟

::: جواب

،، جی ہاں

::: اللہ پاک نے یہ آیات نازل فرما کر اس مؤقف کی تائید فرمائی

وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا)90(اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا)91(اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ قَبِیْلًا)92(اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِؕ-وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗؕ-قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا)93(

::: ترجمہ کنز العرفان

اور انہوں نے کہا :ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ بہا دو ۔ یا تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم ان کے درمیان خوب نہریں جاری کردو۔ یا تم ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دو جیسا تم نے کہا ہے یااللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ۔ یا تمہارے لئے کوئی سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں تم فرماؤ:میرا رب پاک ہے میں تو صرف اللہ کا بھیجا ہوا ایک آدمی ہوں----

::: سوال

مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باغات و نہروں کے جو مطالبات کیے تھے ان کو کیوں نہ پورا کیا گیا ؟؟؟

::: جواب

قریش کے مطالبات پورے نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قرآن کے علاوہ کوئی معجزہ نہیں تھا جیساکہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں ،، بلکہ ان کے مطالبات کو پورا نہ کرنے کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے یہ مطالبات بطور استہزاء کیے تھے جیسا کہ ان کے مطالبات

کی نوعیت سے ہی ظاہر ہوتا ہے ،، اگر وہ اپنے مطالبات واقعی اچھی نیت اور اسلام قبول کرنے کے لیے کرتے تو اللہ پاک ان کے مطالبات ضرور پورے فرماتا جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا :::

وَ لَوْ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ)14(لَقَالُوْۤا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ)15(

::: ترجمہ کنز العرفان

اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیتے تاکہ دن کے وقت اس میں چڑھ جاتے۔ جب بھی وہ یہی کہتے کہ ہماری نگاہوں کو بند کردیا گیا ہے بلکہ ہم ایسی قوم ہیں جن پر جادو کیا ہوا ہے-----

اس بات سے یہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ قریش کے مطالبات پورا نہ کرنے وجہ یہ نہیں تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معجزات نہیں دیے گئے بلکہ سبب یہ تھا کہ انہوں نے یہ ساری باتیں مذاق اڑانے کے لیے کہی تھیں------

((الحصار الاقتصادی))

::: سوال

جب کفار قریش نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے پہ جمع ہوئے تو کیا قبیلہ بنو ہاشم اور بنو مطلب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کے حوالے کیا ؟؟؟

::: جواب

ان دونوں قبائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کے حوالے کرنے سے انکار کردیا-----

::: سوال

جب کفار قریش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے میں ناکام رہے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ساتھ کیا معاملہ کیا ؟؟؟

::: جواب

کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور قبیلہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے وہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حامی تھی ان کے ساتھ بائیکاٹ ::: کرنے کا پروگرام بنایا اور انہوں نے ایک معاہدہ لکھا جس میں درج ذیل باتیں لکھی ہوئی تھیں

کوئی شخص ان سے شادی نہ کرے--- (1)

کوئی ان سے کسی طرح کی خریدوفروخت نہ کرے--- (2)

کوئی ان کو کھانے پینے کا سامان مہیا نہ کرے---- (3)

ان سے کسی قسم کی کوئی صلح نہ کی جائے اور نہ ان پر نرمی برتی جائے حتی کہ بنو مطلب نبی (4) کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کے لیے کفار کے حوالے کردیں---

یہ معاہدہ کعبہ کے درمیان لٹکا دیا گیا-----

سوال :::

کفار اس معاہدے پہ کتنے سال تک پابند رہے ؟؟؟ نیز یہ معاہدہ کب کیا گیا ؟؟؟

جواب :::

کفار اس معاہدے پہ تین سال تک قائم رہے---

یہ عرصہ بعثت کے ساتویں سال محرم کے مہینے سے لے کر بعثت کے دسویں سال تک رہا ،، ایک قول کے مطابق یہ بائیکاٹ دو سال تک جاری رہا---

موسیٰ بن عقبہ کی روایت اس بات پہ دلالت کرتی ہے کہ یہ معاہدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابہ کو حبشہ کی جانب ہجرت کا حکم دینے سے پہلے لکھا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بائیکاٹ کے دوران صحابہ کو ہجرت کا حکم دیا------

لیکن ابن اسحاق کی روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بائیکاٹ والا معاہدہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے اور صحابہ کی حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد لکھا گیا----

سوال :::

بنو ہاشم اور بنو مطلب کو کہاں محصور کیا گیا ؟؟؟

جواب :::

بنو ہاشم کو اور بنو مطلب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کے ساتھ شعب ابی طالب میں محصور کردیا گیا ،، خیال رہے کہ مکہ میں مختلف گھاٹیاں موجود تھیں ان میں سے ایک شعب ابی طالب

کی گھاٹی تھی جس میں مسلمانوں کو محصور کیا گیا تھا----

::: سوال

کیا اس گھاٹی میں مسلمانوں کے ساتھ کفار بھی محصور تھے ؟؟؟

::: جواب

،، جی ہاں

مسلمانوں کے ساتھ اس گھاٹی میں کفار بھی محصور تھے ،، مسلمان تو اس وجہ سے محصور تھے کہ انہوں نے دین اسلام اختیار کیا ہوا تھا جبکہ کفار خاندانی حمیت کی وجہ سے محصور تھے ،، سوائے ابو لہب کے ،، اس نے اپنے قبیلے کا ساتھ نہ دیا بلکہ قریش سے جاملا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کی مخالفت کرنے لگا---

::: سوال

مسلمانوں نے شعب ابی طالب میں یہ تین سال کس طرح گزارے ؟؟؟

::: جواب

مسلمانوں نے نہایت اذیت کے ساتھ یہ تین سال گزارے ،، حتی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین درختوں کے پتے اور سوکھا چمڑا کھانے پہ مجبور ہوگئے ،، سہیلی ذکر کرتے ہیں جب مکہ میں کوئی قافلہ غلہ لے کر آتا تو کوئی صحابی جب کھانے کے لیے چیز خریدنے بازار جاتے تو ابو لہب ملعون کھڑا ہوجاتا اور کہتا ""اے تاجرو اصحاب محمد پہ غلہ مہنگا کردو تاکہ یہ خرید نہ سکیں ""پس تاجر غلے کی قیمت میں اضافہ کردیتے اور صحابی اپنے اہل و عیال کی طرف واپس لوٹ آتے اس حال میں کہ ان بچے بھوک سے بلک رہے ہوتے لیکن ان کے ہاتھوں میں کھانے کی کوئی چیز نہ ہوتی جس سے بچوں کی دلجوئی ہوسکے----

::: سوال

اللہ پاک نے مسلمانوں کو اس تکلیف سے کیسے نجات دی ؟؟؟ تفصیل سے بیان کریں۔۔۔

::: جواب

جب اس معاہدے کو تین سال گزر گئے تو بنو قصی کے ایک گروہ نے کفار کو ملامت کی اور معاہدہ ختم کرنے کا کہا ،، ادھر اللہ کے حکم سے اس دستاویز پہ دیمک مسلط ہوگئی اس نے صرف اللہ کے نام والے کلمات محفوظ رکھے بقیہ ساری تحریر کو چٹ کردیا۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کو دیمک والی بات کی خبر دی تو ابو طالب "" نے کہا ""کیا آپ کو آپ کے رب نے یہ خبر دی ہے ؟؟؟ ""نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں ""،، پھر ابو طالب قریش کے ایک مجمع میں گئے اور دستاویز لانے کو کہا جس سے قریش کو وہم ہوا کہ شاید ابو طالب ہماری شرائط ماننے کے لیے آئے ہیں تو وہ اس معاہدے کو لے آئے جو کہ لپٹا ہوا تھا ،، ابو طالب نے کہا ""میرے بھتیجا جس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مجھے یہ خبر دی ہے کہ بے شک اللہ نے اس دستاویز پہ دیمک مسلط کردی ہے اور اس دیمک نے ظلم و ستم والی تمام تحاریر کو چٹ کردیا ہے ،، اگر واقعی ایسی بات ہے تو تمہیں ان کی موافقت کرنی چاہیے اور اپنے برے ارادے سے رجوع کرلینا چاہئے ،، خدا کی قسم ہم اپنی جان کی بازی لگادیں گے لیکن ان کو تمہارے حوالے نہیں کریں گے اور اگر ان کی بات سچی نہیں ہے تو ہم ان کو تمہارے حوالے کرنے کو تیار ہیں پھر تم ان سے جو چاہو سلوک کرو ،، کفار نے اس بات پہ رضا مندی کا اظہار کیا اور صحیفہ کھولا تو وہ ایسے ہی تھا جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی ،، تو انہوں نے کہا تمہارے بھتیجے نے جادو کردیا ہے اس سے ان کے غیظ و غضب میں مزید اضافہ ہوگیا۔۔۔۔

پھر قریش کے پانچ سردار کھڑے ہوئے اور اس معاہدے اور حصار کو ختم کرنے کے لیے چلے وہ سردار ہشام بن عمرو بن حارث ،، زہیر بن امیہ ،، مطعم بن عدی ،، ابو البختری اور زمعہ بن اسود تھے ان میں سے سب سے پہلے یہ اعلان کرنے والا زہیر بن امیہ تھا ،، وہ کعبہ میں جمع لوگوں کے پاس ،، آیا اور کہا ""کیا ہم کھانا نہیں کھاتے ؟؟ کپڑے نہیں پہنتے ؟؟ جبکہ بنو ہاشم اور بنو مطلب خریدوفروخت نہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہونے والے ہیں ،، خدا کی قسم میں اس ظلم پر مبنی معاہدے کو پھاڑ کر ہی رہوں گا۔۔۔

پھر بقیہ سرداروں نے بھی ایسے ہی کہا پھر مطعم بن عدی نے صحیفہ پھاڑا ،، پھر یہ پانچوں سردار اور لوگوں کی ایک بڑی جماعت اٹھی اور شعب ابی طالب میں جاکر بنو ہاشم اور بنو مطلب اور دیگر مسلمانوں کو گھر واپس جانے کا کہا۔۔۔

((العبر والعظات))

::: سوال

قبیلہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے مشرکین بھی بائیکاٹ میں مسلمانوں کے ساتھ مصائب کیوں برداشت کرتے رہے ؟؟؟

ان مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت ،، قرابت داری اور رشتہ داری کی وجہ سے یہ مصائب برداشت کیے ،، کیونکہ وہ یہ برداشت نہیں کرسکتے تھے کہ دوسرے قبائل کے کفار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ شہید کردیں---

::: سوال

بنو ہاشم اور بنو مطلب کے کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیکر اپنی کون سی دو خواہشات کو جمع کیا اور ان کو ترجیح دی؟؟؟

::: جواب

(1) وہ شرک پر قائم رہے اور جس حق کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے اس کا انکار کیا----

(2) انہوں نے خاندانی حمیت کا اظہار کیا ،، یہ حمیت دوسروں کے ظلم و ستم کے مقابلے میں اپنے رشتہ دار کی حفاظت کرنے پہ اکساتی ہے اگرچہ اپنا رشتہ دار حق پر ہو یا باطل پر-----

::: سوال

مسلمانوں نے بائیکاٹ کی ان سختیوں پہ صبر کیوں کیا ؟؟؟

::: جواب

مسلمانوں اور خاص کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سختیوں پہ اللہ کے حکم کو ماننے کے لیے صبر کیا ،، اور آخرت کو دنیا پہ ترجیح دی ،، اور اس وجہ سے صبر کیا کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک اللہ کی رضا کے مقابلے میں دنیا کی کوئی وقعت نہیں-----

::: سوال

اسلام کے خلاف فکری یلغار کرنے والوں کے مطابق اسلامی دعوت کو طاقت دینے والی کیا چیز ہے ؟؟؟

::: جواب

ان کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کو طاقت دینے والی چیز بنو ہاشم اور بنو مطلب کی خاندانی عصبیت ہے جس نے اس دعوت کی حفاظت اور حمایت کی-----

اور وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ جب مسلمانوں کا بائیکاٹ کیا گیا تو ان مشرکین نے مسلمانوں کا ساتھ دیا تھا-----

::: سوال

کیا فکری یلغار کرنے والوں کی یہ بات درست ہے اسلام کی دعوت کی حفاظت خاندانی عصبیت نے کی؟؟؟

::: جواب

،، جی نہیں

یہ ایک کھلا مغالطہ ہے ،، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے ،، کیونکہ یہ تو ایک طبعی چیز تھی کہ جس وقت کوئی اجنبی شخص بنو ہاشم اور بنو مطلب کے بھتیجے کی طرف برے ارادے سے ہاتھ بڑھاتا تو یہ دونوں قبائل اپنے بھتیجے کی حفاظت کے لیے خاندانی حمیت کو اپناتے-----

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفار رشتہ داروں میں کون سی دو متضاد صفات جمع ہوگئیں ؟؟؟

::: جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کے نتیجے میں غرور و تکبر کرنا اور اس کا انکار کر (1) دینا---

قریش کے تمام مشرکین کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد اور حمایت (2) کرنا-----

::: سوال

وہ لوگ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور اس پر صحابہ کے ایمان لانے کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ یہ دائیں ہاتھ کے خلاف بائیں ہاتھ کی بغاوت ہے یعنی عیاش اور امیر لوگوں کے خلاف غریبوں کی بغاوت ہے ،، ان کا مصنف نے التزامی سوالات کے ساتھ کیسے رد کیا ہے ؟؟؟

::: جواب

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو واقعات پیچھے بیان ہوئے ان کو پڑھو اور ان کی روشنی میں جواب دو کہ تمہارا یہ کہنا کیسے درست ہوسکتا ہے کہ اسلام کی دعوت ایسی معاشی بغاوت ہے جسے بھوک نے مکہ کے تاجروں اور مالداروں کے خلاف بھڑکایا ؟؟؟ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ ،، وسلم پہ سرداری اور بادشاہت پیش کی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا انکار کیا اگر ان مقصد مال و دولت یا سرداری ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں اس پیشکش کو ٹھکراتے ؟؟؟ اگر صحابہ کے اسلام قبول کرنے کا مقصد بھوک سے نجات حاصل کرنا ہوتا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ مشرکین کی پیشکش قبول کرنے کے لیے کیوں دباؤ نہیں ڈالا ؟؟؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاشی اور سماجی بائیکاٹ کردیا گیا ان تک کھانے کی کوئی چیز نہ پہنچتی حتی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین درختوں کے پتے کھانے پہ مجبور ہوگئے تو جن لوگوں کا مقصد معاشی انقلاب لانا ہوتا ہے کیا وہ ایسے کرتے ہیں ؟؟؟ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہجرت فرمائی تو اپنا سارا مال و دولت مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے ،، کیا جو لوگ مال ودولت کے لالچی ہوتے ہیں وہ اس طرح اپنا مال چھوڑ کر جاسکتے ہیں ؟؟؟ لیکن صحابہ کرام نے سب کچھ چھوڑ دیا اور یہ بتادیا کہ دنیا کی ان کے نزدیک کوئی قدرو قیمت نہیں ،، تو کیا ان کے بارے میں یہ بات درست ہے کہ یہ سیدھے ہاتھ کے خلاف الٹے ہاتھ کی بغاوت ہے ؟؟؟؟

::: سوال

اسلام کے خلاف فکری یلغار کرنے والے اپنے اس مؤقف))کہ یہ ایمان لانا وغیرہ الٹے ہاتھ کی سیدھے ہاتھ کے خلاف بغاوت ہے ((پہ کیا دلیل دیتے ہیں ؟؟؟

::: جواب

::: وہ دو دلیلیں دیتے ہیں

(1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی پہلی جماعت میں سے اکثر لوگ غریب اور مظلوم تھے ،، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اس لیے کی تاکہ غربت سے نجات پاجائیں اور اس نئے دین کے سایے میں انہیں یہ امید تھی کہ ہوسکتا ہے مستقبل میں ان کی حالت بہتر ہوجائے-----

(2) ان مسلمانوں نے مشقت میں تھوڑا عرصہ گزارا ،، پھر ان پر دولت کی ریل پیل ہوگئی جب انہوں نے فتوحات کیں ،، تو یہ اس بات پہ دلیل ہے کہ مسلمانوں کا مقصد اقتصادی انقلاب تھا-----

::: سوال

مصنف فکری یلغار کرنے والوں کی ان دو دلیلوں کا کیا جواب دیتے ہیں ؟؟؟ تفصیل سے بیان کریں---

::: جواب

((پہلی دلیل کا جواب))

::: مصنف فرماتے ہیں

جب ان الزامات کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ سب جھوٹی اور بے بنیاد باتیں ہیں---

یہ بات اگرچہ درست ہے کہ اوائل اسلام میں مسلمان ہونے والے لوگ غریب اور مظلوم تھے لیکن مخالفین کے وہم کا اس حقیقت سے کوئی تعلق نہیں---

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ جو شریعت لوگوں کے درمیان برابری قائم کرنا چاہے اور ظالم کو لگام دینا چاہے تو ظالمین اور سرکش لوگ نہ صرف اس سے اعراض کریں گے بلکہ اس کی مخالفت بھی کریں گے کیونکہ اس شریعت سے ان کو فوائد سے زیادہ نقصانات حاصل ہوں گے---

،، اسی طرح یہ بات بھی تسلیم شدہ ہے کہ اس شریعت کا استقبال مظلوم اور غریب لوگ ہی کریں گے کیونکہ اس سے ان کو فوائد حاصل ہوں گے----

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد رہنے والے اکثر لوگ اس بات کا یقین کرتے تھے کہ اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول ہیں لیکن سرداری اور اقتدار کو چاہنے والے لوگ اس حق کے سامنے رکاوٹ بن گئے لیکن دوسرے لوگ اس حق پر ایمان لائے کیونکہ ان کو یہ حق تسلیم کرنے سے روکنے والی کوئی چیز نہیں تھی----

((دوسری دلیل کا جواب))

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کا مقصد محض مسلمانوں کو معاشی لحاظ سے طاقتور بنانا اور بادشاہت کے تختوں پہ بٹھانا تھا---

یہ اعتراض بھی مشرق و مغرب کو آپس میں ملادینے جیسا ہے---

جب مسلمانوں نے اللہ پاک پہ یقین کیا اور اسلام قبول کیا تو اللہ نے ان پہ فتوحات کے دروازے کھول دیے اور مسلمانوں کو وہاں کی حکومت عطا کی ،، تو کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ مسلمانوں نے دولت کمانے اور بادشاہت کی خاطر اسلام قبول کیا ؟؟؟

اگر مسلمانوں کا اسلام لانے کے پیچھے یہ مقصد ہوتا کہ وہ بادشاہت حاصل کریں گے تو ہر گز فتوحات کے معجزات رونما نہ ہوتے-----

اگر مسلمانوں کا مقصد مال و دولت ہوتا تو وہ لشکر جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تیار کیا تھا اور اس کی قیادت حضرت سعد بن ابی وقاص نے کی تھی تو یہ لشکر کبھی کامیابی کی خوشخبری لے کر نہ آتا ،، حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ رستم کے پنڈال میں گھس کر ہر چیز کو تہس نہس نہ کرتے اور اس سے یوں نہ کہتے ""اگر تم اسلام میں داخل ہوجاؤ تو ہم تمہاری زمینیں اور تمہارے اموال چھوڑ دیں گے ""----

لہذا ظاہر ہوا کہ مسلمانوں نے جو بھی فتوحات کیں خالص اللہ کی رضا کے لیے کیں اگر دنیاوی مقاصد ہوتے تو یہ فتوحات حاصل نہ ہوتیں----

::: اللہ پاک کا ارشاد ہے

وَ نُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَىٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِیْنَ

::: ترجمہ کنز العرفان

اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان فرمائیں جنہیں زمین میں کمزوربنا یاگیا تھااور انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں)ملک و مال کا (وارث بنائیں----

یہ قانون الہی ایک عقلمند انسان کو بڑی آسانی سے سمجھ آسکتا ہے بشرطیکہ وہ ہر تعصب ،، غرض اور فکر سے بالاتر ہوکر سوچے اور عمل کرے-----

((اول هجرة فی الاسلام))

::: سوال

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کی طرف سے مسلمانوں کو دی جانے والی تکالیف کو دیکھا تو مسلمانوں کو کیا ارشاد فرمایا ؟؟؟

::: جواب

،، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ""اگر تم سرزمین حبشہ کی طرف نکل جاؤ تو یہ بہتر ہے کیونکہ وہاں ایسا بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پہ ظلم نہیں ہوتا ،، وہ بھلائی کی سرزمین ہے ،، جب تک اللہ پاک تمہاری مصیبت کو رفع نہیں کردیتا تم لوگ وہیں ٹھہرے رہو----

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سن کر مسلمانوں نے کیا رد عمل کیا ؟؟؟

::: جواب

مسلمانوں نے یہ سن کر حبشہ کی طرف ہجرت شروع کی اور یہ اسلام میں پہلی ہجرت تھی---

::: سوال

ہجرت کرنے والے سرفہرست مہاجرین کے نام لکھیں---

::: جواب

ان میں سرفہرست حضرت عثمان بن عفان اور ان کی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہما تھیں ،، ابو حذیفہ اور ان کی زوجہ رضی اللہ عنہما ،، زبیر بن عوام ،، مصعب بن عمیر اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین تھے ،، حتی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعداد اسی)80(سے زیادہ ہوگئی----

::: سوال

جب قریش نے مسلمانوں کو ہجرت کرتے دیکھا تو انہوں نے مسلمانوں کو واپس منگوانے کے لیے کیا چال چلی ؟؟؟

::: جواب

جب کفار نے یہ دیکھا تو انہوں نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی طرف عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن العاص))جو کہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے ((کو نجاشی اور اس کے وزیروں کے لیے بے شمار تحائف دے کر بھیجا اس امید پر کہ نجاشی مسلمانوں کو وہاں رکھنے سے انکار کردے گا اور واپس بھیج دے گا-----

::: سوال

جب ان دونوں سفیروں نے نجاشی کے دربار میں اس سے کلام کیا تو اس نے کیا کیا ؟؟؟

::: جواب

یہ دونوں سفیر نجاشی سے کلام کرنے سے پہلے اس کے وزیروں اور مشیروں کو تحائف دے کر اپنی بات پہ قائل کرچکے تھے لیکن جب نجاشی سے بات کی تو اس نے انکار کیا اور مسلمانوں کے اس دین کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں ،، پھر مسلمانوں کو نجاشی کے سامنے لایا گیا----

::: سوال

نجاشی اور مسلمانوں کے درمیان ہونے والی گفتگو لکھیں----

::: جواب

نجاشی نے مسلمانوں سے کہا ""یہ کیسا نیا دین ہے جس کو اختیار کرکے تم نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا ہے اور پھر نہ تم میرے دین میں داخل ہو اور نہ ہی کسی اور دین میں ؟؟

مسلمانوں میں سے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ""اے بادشاہ !!!ہم جاہل قوم تھے ،، بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے ،، مردار کھاتے تھے ،، فحش کام کرتے تھے ،،رشتے داروں سے قطع تعلق کرتے تھے ،، پڑوسیوں کو بھول جاتے تھے ،، ہمارا قوی ضعیف کو کھاجاتا تھا ،، ہم اسی طریقے پر تھے کہ اللہ پاک نے ہم میں سے اپنا رسول مبعوث کیا جس کے نسب ،، صدق ،، امانت اور پاکیزگی کو ہم جانتے تھے ،، اس نے ہمیں ایک اللہ کی عبادت کرنے کے ،، لیے بلایا ،، اور بتوں کی عبادت چھوڑنے کی دعوت کی ،، ہمیں سچ بولنے ،، صلہ رحمی کرنے امانت ادا کرنے کا حکم دیا ،، برے کام کرنے سے روکا ،، پس ہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے ،، اور جو چیز وہ اللہ کی طرف سے لے کر آئے تھے اس کی اتباع کی ،، اس وجہ سے ہماری قوم ہماری دشمن ہوگئی ،، انہوں نے ہمیں طرح طرح کی تکالیف دیں اور ستایا تاکہ ہم دوبارہ بتوں کی پوجا کی طرف لوٹ جائیں ،، جب انہوں نے ہم پر ظلم کیا اور ہم پر زمین تنگ کردی تو ہم تیرے ملک کی طرف نکل آئے اور دوسروں کے مقابلے میں تیرے زیر سایہ زندگی گزارنے کو ترجیح دی اس امید پر کہ تمہارے ملک میں ہم پہ ظلم نہ کیا جائے----

نجاشی نے یہ سن کر کہا تمہارے رسول اللہ کی طرف سے جو کلام لے کر آئے ہے اس کی تلاوت کرو حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کی ابتدائی آیات سنائیں ،، نجاشی رونے لگ ،، گیا یہاں تک کہ اس کی داڑھی تر ہوگئی ،، پھر اس نے کہا خدا کی قسم یہ تو وہ ہی پیغام ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام لے کر آئے تھے--

پھر نجاشی نے کفار کے سفیروں کی طرف منہ کرکے کہا یہاں سے چلے جاؤ خدا کی قسم میں ان میں سے کسی ایک کو بھی تمہارے حوالے نہیں کروں گا اور یہ کبھی نہیں ہوسکتا----

::: سوال

اگلے دن سفیروں نے نجاشی سے کیا کہا ؟؟؟

::: جواب

اگلے دن ان سفیروں نے نجاشی سے کہا ""اے بادشاہ !!!وہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بہت بڑی بات کہتے ہیں ،، تم ان کو بلاؤ اور ان سے پوچھو ""------

::: سوال

نجاشی نے جب مسلمانوں کو بلایا تو مسلمانوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ بیان کیا ؟؟؟

::: جواب

مسلمانوں میں سے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا ""ہم عیسی علیہ السلام کے بارے میں وہی بات کہتے ہیں جو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتائی کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ،، اس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ پاک نے کنواری پاک دامن مریم کی طرف القاء کیا ""-------

پس نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور تنکا اٹھایا پھر کہا ""خدا کی قسم عیسیٰ بن مریم کے بارے میں جو آپ نے بتایا ہے وہ اس سے اس تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں تھے)) ""یعنی آپ نے بلکل ٹھیک بیان کیا ہے ((-----

::: سوال

نجاشی نے سفیروں کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟؟

::: جواب

نجاشی نے ان کے تحائف ان کو واپس دے دیے ،، اپنی سلطنت میں پناہ لینے والے مسلمانوں کی حفاظت میں مزید اضافہ کیا اور یوں قریش کے سفیر خائب و خاسر مکہ واپس لوٹ گئے-----

::: سوال

جب حبشہ میں رہنے والے مسلمانوں کو یہ خبر پہنچی کہ مکہ والے مسلمان ہوگئے ہیں تو انہوں نے کیا کیا ؟؟؟

::: جواب

جب یہ خبر حبشہ کے مسلمانوں کو پہنچی تو انہوں نے مکہ کا سفر شروع کردیا ،، جب مکہ کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ خبر جھوٹی تھی ،، پھر یہ جو چونتیس کے قریب مرد تھے ان میں سے کچھ تو واپس چلے گئے اور کچھ مکہ میں کسی کی پناہ لے کر داخل ہوگئے ،، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ولید بن مغیرہ کی پناہ لے کر داخل ہوئے جبکہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ ابو طالب کی پناہ لے کر داخل ہوئے-----

((العبر والعظات))

::: سوال

مسلمانوں کی ہجرت حبشہ سے ہمیں کتنے اسباق حاصل ہوتے ہیں ؟؟؟

::: جواب

اس سے ہمیں تین اسباق ملتے ہیں----

::: سوال

ہجرت حبشہ سے حاصل ہونے والے پہلے سبق کے بارے میں مختصراً بیان کریں----

::: جواب

دین اسلام کی پیروی کرنا ہر قوت کا سر چشمہ ہے کیونکہ یہی دین مال ،، زمین ،، آزادی اور عزت کی حفاظت کا ضامن ہے---اس لیے دین کا کام کرنے والوں پر جہاد کرنا ضروری ہے کہ جب بھی دین کے لیے قربانی کی ضرورت ہو تو اپنا مال و دولت اپنی جان سب کچھ اس پہ نچھاور کردیں ،، کیونکہ اگر

دین پہ غیر کا غلبہ ہوگیا تو اس کا ازالہ مال ،، وطن اور دولت نہیں کرسکتی لیکن اگر دین کے لیے وطن ،، عزت اور مال و دولت کو خرچ کردیں جس سے دین مضبوط ہو تو یہ سب کچھ جو خرچ کیا ہوگا پہلے سے زیادہ اچھا ملے گا-----

کائنات میں یہی سنت الٰہیہ رہی ہے کہ جب صحیح عقیدہ اور باطن مضبوط ہوتا ہے تو یہ قوت پھر مادیت اور ظاہر کو مضبوط کرتی ہے--کوئی بھی امت جب اپنے عقائد پہ قائم ہو تو وہ مادی اعتبار سے بھی مضبوط ہوتی ہے ،، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو قوم اپنے عقیدے کے اعتبار سے کمزور ہو لیکن مادی قوت کے لحاظ سے مضبوط ہو تو وہ قوم بڑی تیزی سے زوال کی طرف آتی ہے ،، اور وہ قوم جو عقیدے کے اعتبار سے مضبوط ہو لیکن مادی اعتبار سے کمزور ہو تو وہ بڑی تیزی سے ترقی کرتی ہے----

سوال :::

انسان اور حیات کے متعلق درست تصور کس دین میں پایا جاتا ہے اور کیوں پایا جاتا ہے ؟؟؟

جواب :::

انسان اور حیات کے متعلق درست تصور صرف اسلام میں پایا جاتا ہے کیونکہ یہ اللہ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا اور پسند کیا ہے ،، اور عدل و انصاف کا اجتماعی نظام صرف اور صرف دین اسلام میں پایا جاتا ہے---

سوال :::

دعوت اسلام کی بنیادی چیزوں میں کیا کیا شامل ہے ؟؟؟

جواب :::

اس کی بنیادی چیزوں میں مال جان اور وطن کی قربانی دینا شامل ہے کیونکہ اس صورت میں مسلمان اپنی حفاظت کی ضمانت حاصل کرلیتے ہیں--اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کی تکالیف سے بچنے کے لیے مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دے دی اور دین کے راستے میں آنے والی مشکلات میں سے یہ ہجرت کرنا بھی ایک بہت بڑی مشکل تھی لیکن حقیقت میں یہ اللہ کی مدد کے آنے تک تکالیف کی جگہ کو تبدیل کرنے کا نام تھا------

::: سوال

صحابہ دار الاسلام یعنی مکہ چھوڑ کر کافروں کے ملک میں پناہ لینے کیوں گئے؟؟؟

::: جواب

اس وقت کوئی بھی علاقہ دار الاسلام نہیں تھا سب برابر تھے ،، لہذا صحابہ کے لیے جو علاقہ تبلیغ کرنے کے لیے زیادہ موزوں تھا وہیں قیام کرنا زیادہ بہتر تھا اور حبشہ ایک بہترین جگہ تھی-----

::: سوال

دار الاسلام سے ہجرت کرنے کے حکم کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟؟

::: اس کی تین اقسام ہیں

::: وجوب (1)

جب مسلمانوں کو شعائر اسلام مثلا نماز ،، روزہ ،، اذان اور حج وغیرہ سے روکا جائے تو وہاں سے ہجرت کرنا واجب ہے----

::: جواز (2)

جب مسلمانوں کو تکالیف اور مصیبتوں کا سامنا ہو تو وہاں سے ہجرت کرنا جائز ہے----

::: حرام (3)

اسلام کے واجبات میں سے کسی واجب پہ عمل نہ کرنے کی وجہ سے ایسے ملک کی طرف ہجرت کرنا جہاں ان احکامات کو پورا کرنے پہ پابندی نہ ہو تو یہ ہجرت حرام ہے-----

::: سوال

ہجرت حبشہ سے حاصل ہونے والا دوسرا سبق بیان کریں----

::: جواب

اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیغام کے درمیان کتنا گجرات تعلق تھا----

نجاشی جو کہ دین عیسوی کا مخلص پیروکار تھا اس کے اخلاص کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ کسی دوسرے دین کی طرف مائل نہ ہوتا اور اس دین کی مدد نہ کرتا جو عیسی علیہ السلام اور انجیل کے عقیدے کے خلاف تھا ،، یعنی اگر عیسائیوں کی یہ باتیں سچ ہوتیں کہ معاذاللہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور تین خداؤں میں سے ایک ہے تو نجاشی کو چاہیے تھا قریش کے سفیروں کی مدد کرتا اور مسلمانوں کو ان کے حوالے کردیتا۔۔لیکن جب اس نے قرآن پاک کی آیات سنیں تو اس نے یہ کہا کہ بے شک یہ کلام اور جو عیسی علیہ السلام لے کر آئے ایک ہی چراغ سے نکلے ہیں ،، اور یہ بات اس نے عیسائی پادریوں کے سامنے کہی تھی۔۔۔

نجاشی کا یہ فعل اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ تمام انبیاء کرام ایک ہی عقیدہ لے کر آئے تھے ان میں سے کسی نے دوسرے کی مخالفت نہ کی ،، اور اہل کتاب کے آپس میں اختلافات علم آنے کے بعد محض سرکشی کی وجہ سے تھا۔۔۔۔۔

::: سوال

ہجرت حبشہ سے حاصل ہونے والا تیسرا سبق لکھیں۔۔۔

::: جواب

اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے ضرورت کے وقت مسلمان غیر مسلم کی پناہ میں آسکتے ہیں ،، اب پناہ دینے والا اگرچہ اہل کتاب ہو جیسا کہ نجاشی لیکن بعد میں یہ مسلمان ہوگئے تھے ،، چاہے پناہ دینے والا مشرک ہو جیسا کہ جب حبشہ سے آنے والے مسلمان مشرکین کی پناہ لے کر مکہ میں داخل ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طائف سے واپس تشریف لائے تھے تو مطعم بن عدی کی پناہ لے کر مکہ میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اسلامی دعوت کو کوئی نقصان نہ پہنچے ،، دین کے احکامات کو تبدیل نہ کیا جائے یا بعض حرام کاموں پہ خاموش رہنے کی شرط نہ لگائی جائے،، اگر یہ شرائط لگائی جائیں تو مسلمان کو پناہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔اس پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موقف دلیل ہے جب ابو طالب نے ان سے کہا کہ آپ جان کی بقاء چاہیں ،، جو آپ کے بس میں نہیں ہے اس کام کو نہ کریں اور مشرکین کے خداؤں کو برا بھلا نہ کہیں تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کی پناہ سے نکلنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔

((اول وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم))

::: سوال

مکہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ سے سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اسلام کی تعلیم کے لیے آنے والا وفد کون سا تھا ؟؟؟ اور یہ وفد کہاں سے آیا تھا ؟؟؟

::: جواب

اسلام کی تعلیم کے لیے سب سے پہلے آنے والا وفد حبشہ سے آیا تھا ،، یہ تیس سے زیادہ مرد تھے جب حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ مکہ واپس تشریف لائے تھے تب وہ ان کو اپنے ساتھ لے کر آئے تھے-----

جب یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ،، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات پہ مطلع ہوئے اور قرآنی آیات کی تلاوت سنی تو سب کے سب ایمان لے آئے-----

::: سوال

جب ابو جہل کو اس وفد کے ایمان لانے کے بارے پتا چلا تو اس نے ان کو کیا کہا ؟؟؟

::: جواب

اس نے کہا کہ میں نے تم لوگوں سے زیادہ احمق کوئی شخص نہیں دیکھا ،، تمہیں تمہاری قوم نے اس لیے بھیجا تاکہ تم اس شخص کی خبر لے کر آؤ لیکن تم ابھی اطمینان سے بیٹھے بھی نہیں اور تم نے اپنا دین چھوڑ دیا اور اس شخص کی تصدیق کردی----

::: سوال

ابو جہل کی بکواس پہ ان وفد والوں کا کیا رد عمل تھا ؟؟؟

::: جواب

انہوں نے کہا ""تمہیں سلام ہو ،، ہم تم سے جاہلانہ باتیں نہیں کریں گے ،، تمہارے لیے تمہارا دین اور ہمارے لیے ہمارا دین ،، ہم اپنی جانوں کو بھلائی سے محروم نہیں کریں گے ""-----

::: اللہ پاک نے ان کے حق میں یہ آیات نازل فرمائیں

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ یُؤْمِنُوْنَ)52(وَ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِیْنَ)53(اُولٰٓىٕكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ)54(وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ٘-سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ٘-لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ)55(

::: ترجمہ کنز العرفان

جن لوگوں کو ہم نے اس)قرآن (سے پہلے کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں---اور جب ان پر یہ قرآن پڑھاجاتاہے توکہتے ہیں :ہم اس پر ایمان لائے، بیشک یہی ہمارے رب کے پا س سے حق ہے۔ ہم اس)قرآن (سے پہلے ہی فرمانبردار ہو چکے تھے---ان کو ان کا اجر دُگنا دیا جائے گاکیونکہ انہوں نے صبر کیا اور یہ برائی کو بھلائی سے دور کرتے ہیں اور ہمارے دئیے ہوئے رزق میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں--اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں :ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں ۔ بس تمہیں سلام، ہم جاہلوں کا ساتھ نہیں چاہتے----

((العبر والعظات))

::: سوال

اس وفد کے آنے میں کتنے امور قابل توجہ ہیں ؟؟؟

::: جواب

اس وفد کے آمد میں دو امور قابل توجہ ہیں----

::: سوال

اس وفد کا آنا کس بات کی علامت ہے ؟؟؟

::: جواب

جب مسلمانوں پہ زمین تنگ کردی گئی ،، ان کو طرح طرح کی تکلیفات دی جارہی تھیں تو اس وقت اس وفد کا آنا اس بات کی علامت تھا کہ مسلمانوں کو جتنی بھی مشکلات آجائیں وہ کسی بھی حال میں ناکامی کا تصور نہیں کرسکتے اور نہ کمزوری کا شکار ہوتے ہیں----

::: سوال

اس وفد کے آنے کا کیا مقصد تھا ؟؟؟

،، یہ وفد جو تیس سے زیادہ مردوں پہ مشتمل تھا اور ایک روایت کے مطابق چالیس سے زیادہ مرد تھے یہ سمندر پار کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ اس نئی دعوت کو قبول کرکے اس کے ساتھ وفاداری کا اظہار کریں اور زبان حال سے اس بات کا اعلان کریں کہ دشمن اس دعوت کو روکنے کی جتنی بھی کوششیں کرلیں ،، مسلمانوں کو جتنی بھی تکالیف دے دیں لیکن اس کے باوجود اسلام کا نور مشرق و مغرب میں پہنچ کر رہے گا----

::: سوال

اس وفد کے لوگوں کے ایمان کی نوعیت کیا تھی ؟؟؟ کیا یہ اس شخص جیسا ایمان تھا جو کفر کے اندھیروں سے نکل کر اسلام کی روشنی کی طرف نکلا؟؟؟

::: جواب

،، جی نہیں

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کا ایمان اسی سابقہ ایمان کا تسلسل تھا جس پر وہ پہلے قائم تھے----سیرت نگاروں کے مطابق وہ عیسائی تھے اور انجیل پہ ایمان رکھتے تھے انجیل نے ہی ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات اور صفات بیان کی تھیں اور ایمان لانے کا حکم دیا تھا لہذا انجیل پہ ایمان لانے کا تقاضا یہی تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ایمان لائیں---

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ایمان لانا ایک دین سے دوسرے میں منتقل ہونا نہیں تھا بلکہ یہ پچھلے دین کی حقیقت کا تسلسل تھا---

::: اسی مضمون کو اللہ پاک نے یوں بیان فرمایا

وَ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِیْنَ(53)

::: ترجمہ کنز العرفان

اور جب ان پر یہ قرآن پڑھاجاتاہے توکہتے ہیں :ہم اس پر ایمان لائے، بیشک یہی ہمارے رب کے پا س سے حق ہے۔ ہم اس)قرآن (سے پہلے ہی فرمانبردار ہو چکے تھے----

::: سوال

کچھ لوگ ادیان سماویہ کا لفظ استعمال کرتے ہیں ،، کیا یہ درست ہے ؟؟؟

::: جواب

یہ کلمہ غلط ہے۔۔کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ایک ہی دین رہا ،، ہاں آسمانی شریعتیں متعدد رہی ہیں اور ہر شریعت اپنی ما قبل شریعت کی ناسخ رہی ہے لیکن متعدد ادیان والی بات غلط ہے۔۔۔اس لیے ہمارے لیے مناسب ہے کہ ہم دین اور شریعت کے الفاظ کو خلط ملط نہ کریں کیونکہ دین کا اطلاق عقیدے پہ ہوتا ہے جبکہ شریعت کا اطلاق عبادات اور معاملات سے تعلق رکھنے والے احکامات پہ ہوتا ہے۔۔۔۔

((عام الحزن))

::: سوال

کس سال کو عام الحزن کہا جاتا ہے ؟؟؟

::: جواب

بعثت نبوی کے دسویں سال کو عام الحزن کہا جاتا ہے۔۔۔

::: سوال

اس سال کون سے اہم واقعات پیش آئے ؟؟؟

::: جواب

اس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور چچا ابو طالب کی وفات ہوئی۔۔۔۔۔

::: سوال

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ابو طالب کی وفات کے درمیان کتنے عرصے کا فرق ہے ؟؟؟

::: جواب

ابن سعد نے طبقات نے لکھا ہے کہ ان کی وفات کے درمیان ایک مہینہ اور پانچ دن کا فرق ہے---

::: سوال

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ابو طالب کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار تھے ؟؟؟

::: جواب

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مقام بہت بلند تھا ،، آپ رضی اللہ عنہا اسلام کی سچی رفیقہ تھیں ،، جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کوئی شکایت کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے محبت اور انس ملتا---

ابو طالب اپنی قوم کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کیا کرتے تھے----

::: سوال

ابو طالب کی وفات کے بعد کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیسا سلوک کیا ؟؟؟

::: جواب

ابو طالب کی وفات کے بعد کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ تکالیف پہنچائیں جو ان کی زندگی میں نہیں پہنچا سکتے تھے ،، حتی کہ ایک بدبخت بیوقوف نے راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پہ مٹی ڈالی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی حالت میں گھر داخل ہوئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بیٹی نے اٹھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک دھونا شروع کیا اور رونے لگیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ""اے بیٹی نہ رو ،، بے شک اللہ تیرے باپ کا محافظ ہے ""----

::: سوال

بعثت کے دسویں سال کو ""عام الحزن ""کیوں کہا جاتا ہے ؟؟؟

::: جواب

اس سال دعوت کے راستے میں بے شمار مشکلات جھیلنے کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سال کو ""عام الحزن ""قرار دیا----

((العبر والعظات))

::: سوال

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ابو طالب کی وفات میں جلدی کی کیا حکمت تھی ؟؟؟ حالانکہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار تھے----

::: جواب

اگر ابو طالب کی حیات میں ہی مدینہ میں اسلامی حکومت قائم ہوجاتی تو دشمنان اسلام یہ کہتے کہ اس دعوت کے پیچھے ابو طالب کا ہاتھ تھا ،، ابو طالب کی وجہ سے مسلمانوں کو کامیابی ملی کیونکہ ان کا مرتبہ اپنی قوم میں بہت بلند تھا اس لیے وہ لوگ جو ظاہری طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار تھے ان کو ختم کردیا گیا تاکہ دو حقائق واضح ہوجائیں :::

(1) مدد اور نصرت صرف اللہ کی طرف سے ہوتی ہے ،، اللہ نے مشرکین سے اپنے رسول کو محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا ہوا تھا اس لیے اگر کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت کرتا یا نہ کرتا تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم و مامون تھے اور آپ کی دعوت نے کامیاب ہونا تھا-----

(2)))اللہ کا اپنے رسول کو ((لوگوں سے بچانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا نہیں پہنچے گی بلکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ اپنے رسول کو شہید ہونے سے بچائے گا اور ہر اس دشمن اور رکاوٹ سے بچائے گا جو اسلام کے راستے میں ہوگی---انبیاء کرام علیہم السلام کو ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ کامیابی تک پہنچنے کے لیے تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں-----

::: اسی لیے اللہ پاک نے فرمایا

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ)94(اِنَّا كَفَیْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَ)95(

ترجمۂ کنز العرفان

پس وہ بات اعلانیہ کہہ دو جس کاآپ کو حکم دیا جارہاہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔۔بیشک ان ہنسنے والوں کے مقابلے میں ہم تمہیں کافی ہوں گے۔۔۔

اللہ پاک کی یہ بھی حکمت تھی کہ جس طرح رسول نے ان مشکلات کا سامنا کیا ہے آنے والے مسلمان بھی ان مشکلات کے لیے تیار رہیں کیونکہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر کسی محنت و مشقت کے کامیابی حاصل کرلیتے تو بعد میں آنے والے مسلمان دعوت کے راستے میں مشکلات برداشت کرنے کو تیار نہ ہوتے۔۔۔۔

::: سوال

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رشتے داروں کی وفات کی وجہ سے اس سال کو غم کا سال قرار دیا ؟؟؟

::: جواب

،، جی نہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رشتے داروں کی وفات کی وجہ سے اس سال کو غم کا سال نہیں قرار دیا ،، بلکہ ان دونوں کی وفات کی وجہ سے اسلامی دعوت کے کئی راستے بند ہوچکے تھے آپ کے چچا کی وجہ سے آپ کو بعض کاموں میں کامیابی حاصل ہوئی تھی لیکن چچا کی وفات کے ،، بعد سارے دروازے بند ہوگئے تھے ،، جدھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت دینے جاتے کوئی آگے سے قبول نہ کرتا بلکہ مذاق اڑایا جاتا اور بدتمیزی کی جاتی اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگین ہوجاتے کہ مجھے اپنی زمہ داری میں کامیابی حاصل نہیں ہورہی اور اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سال کو غم کا سال قرار دیا۔۔۔۔

::: اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دینے کے لیے یہ آیات نازل فرمائیں

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ(33)وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَاۚ-وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِۚ-وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ(34)وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍؕ-وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ(35)

::: ترجمہ کنز العرفان

ہم جانتے ہیں کہ ان کی باتیں تمہیں رنجیدہ کرتی ہیں تو بیشک یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کاانکار کرتے ہیں---اورآپ سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا گیا تو انہوں نے جھٹلائے جانے اور تکلیف دئیے جانے پر صبر کیایہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آگئی اورکوئی اللہ کی باتوں کو بدلنے والا نہیں اور بیشک تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آ چکی ہیں---اور اگر ان کا منہ پھیرنا آپ پر شاق گزرتا ہے تو اگر تم سے ہوسکے توزمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کرکے ان کے پاس کوئی نشانی لے آؤ اوراگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کردیتا تو اے سننے والے !ہر گزبے خبر نہ بن----

((ھجرۃ الرسول الی الطائف))

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کی جانب کیوں سفر فرمایا ؟؟؟

::: جواب

جب کفار مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ظلم و ستم کی انتہا کردی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا سفر اس امید سے کیا کہ شاید وہ پیغام حق کو تسلیم کرلیں----

::: سوال

طائف پہنچ کر کیا واقعہ پیش آیا ؟؟؟

::: جواب

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پہنچے تو ایک گروہ کو وہاں پایا ،، یہ لوگ ان کے سردار تھے ،، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کیا اور ایسے برے طریقے سے جواب دیا جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توقع نہیں تھی ،، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے اور یہ فرمایا کہ میرے آنے کی خبر قریش سے پوشیدہ رکھی جائے لیکن انہوں نے اس بات کا بھی کوئی مثبت جواب نہیں دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے اوباش لڑکوں کو لگا دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتے مبارک خون سے رنگین ہوگئے ،، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ خود آگے ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھروں سے بچاتے حتی کہ ان کا سر مبارک بھی زخمی ہوگیا-----

::: سوال

طائف سے واپسی پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کے باغ میں پناہ لی اور وہاں کیا دعا کی ؟؟؟

::: جواب

واپسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ کے باغ میں پناہ لی اور انگور کی بیل کے سائے میں بیٹھ گئے اور کچھ دیر بعد یوں دعا کی :::

اے اللہ میں اپنی قوت کی کمزوری ،، حیلے کی کمی اور لوگوں کی نگاہوں میں اپنی بے بسی کی تیرے آگے شکایت کرتا ہوں ،، اے ارحم الراحمین تو کمزوروں کا رب ہے اور میرا رب ہے ،، تو مجھے کس کے حوالے کررہا ہے ؟؟ کسی بیگانے کے حوالے کرتا ہے جو مجھ سے ترش روئی سے پیش آئے ؟؟؟ کیا تم نے میرا معاملہ کسی دشمن کے حوالے کردیا ہے ؟؟؟ اگر تم مجھ پر غضبناک نہیں ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ،، لیکن تیری طرف سے ملنے والی عافیت میرے دل کو کشادہ کردے گی ،، میں تیری ذات کے اس نور کی پناہ مانگتا ہوں جس نے تاریکیاں روشن کیں اور اس کے ذریعے آخرت کے کام سنور جاتے ہیں ،، مجھے اپنی ناراضی اور غضبناکی سے محفوظ رکھ ،، میں رضا کا طلب گار ہوں حتی کہ تو مجھ سے راضی ہوجا ،، تیری طاقت اور زور کے علاوہ کوئی طاقت نہیں-----

::: سوال

یہ سب دیکھ کر ربیعہ کے بیٹوں نے کیا رد عمل کیا ؟؟؟

::: جواب

ان کے دل میں شفقت پیدا ہوئی اور انہوں نے اپنے عداس نامی غلام کو بلایا اور اس کے ہاتھوں انگور کا ایک گچھا طشت میں رکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا---

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عداس کے درمیان کیا گفتگو ہوئی ؟؟؟

::: جواب

عداس نے انگور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے رکھ انہیں کھانے کی درخواست کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسم اللہ پڑھ کر ان کو کھایا تو عداس نے تعجب سے کہا ""اللہ کی قسم اس کلام کو اس علاقے میں کوئی بھی نہیں پڑھتا ""، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ""تم کس شہر سے ہو اور تمہارا دین کیا ہے ؟؟ ""اس نے جواب دیا ""میں نصرانی ہوں اور نینوی نامی شہر کا رہنے والا ہوں ""، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ""اللہ کے نیک بندے یونس بن متی "" کے علاقے سے ؟؟؟ ""، عداس نے پوچھا ""آپ یونس بن متی علیہ السلام کو کیسے جانتے ہیں ؟؟؟ "" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ""وہ میرے بھائی ہیں وہ نبی ہیں اور میں بھی نبی ہوں ،، یہ سنتے ہی عداس آگے بڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک ،، ہاتھ مبارک اور قدم مبارک کو بوسہ دینے لگا ""-----

::: سوال

طائف سے واپسی پر مقام نخلہ میں کیا واقعہ پیش آیا ؟؟؟

::: جواب

طائف سے واپسی پر مقام نخلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے لگے تو وہاں سے جنات کا ایک گروہ گزرا تو انہوں نے یہ تلاوت سنی ،، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو وہ اپنی قوم کے پاس واپس آئے اور ان کو ڈرایا جس کے نتیجے میں قوم ایمان لے آئی----

::: اللہ پاک نے ان کے قصے کو یوں بیان فرمایا

وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَۚ-فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْاۚ-فَلَمَّا قُضِیَ وَ لَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ(29)قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ(30)یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ)31(

::: ترجمہ کنز العرفان

اور)اے حبیب!یاد کرو (جب ہم نے تمہاری طرف جنوں کی ایک جماعت پھیری جو کان لگا کر قرآن سنتی تھی پھر جب وہ نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے :خاموش رہو)اور سنو (پھر جب تلاوت ختم ہوگئی تووہ اپنی قوم کی طرف ڈراتے ہوئے پلٹ گئے۔ کہنے لگے :اے ہماری قوم !ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے وہ پہلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہے ، حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم !اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہوں میں سے بخش دے گااور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا-----

::: اللہ پاک کا فرمان ہے

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

::: ترجمہ کنز العرفان

اے حبیب!تم فرماؤ، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے)میری تلاوت کو (غور سے سنا----

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے واپسی پہ کس کی امان لے کر مکہ میں داخل ہوئے ؟؟؟

::: جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے واپسی پہ مطعم بن عدی کی پناہ لے کر داخل ہوئے-----

((العبر والعظات))

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طائف کے سفر میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کا تعلق کون سے اعمال سے تھا ؟؟؟

::: جواب

ان سب کا تعلق اعمال تبلیغیہ سے تھا کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خالق و مالک کے بارے میں درست عقائد کی تبلیغ کی ،، عبادات اخلاقیات اور معاملات کی تبلیغ کی اسی طرح ،، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اللہ کی راہ میں کس قدر صبر کرنا چاہیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر عملی طور پر کرکے دکھایا جس کا حکم اللہ پاک نے قرآن میں یوں دیا ہے :::

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا

::: ترجمہ کنز العرفان

اے ایمان والو!صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہواور اسلامی سرحد کی نگہبانی کرو----

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں تمام عبادات کرنے کا طریقہ سکھایا مثلا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ""تم ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو "" ،، ایک اور جگہ پہ فرمایا ""میرے عمل سے اپنی عبادتوں کے طریقے سیکھ لو ""،، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشکلات پہ صبر کرکے یہ پیغام دیا تم بھی ایسے صبر کرو جیسے مجھے صبر کرتے ہوئے دیکھتے ہو----

::: سوال

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف میں مغلوب ہوگئے ؟؟؟

::: جواب

،، جی نہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغلوب نہیں ہوئے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی رضا پہ راضی ہوکر ان مشکلات کو برداشت کیا اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا ،، اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تو ان اوباشوں سے بدلہ لے سکتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا پسند نہیں فرمایا----

::: سوال

اس بات کی کیا دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف والوں سے بدلہ لے سکتے تھے لیکن نہیں لیا----

::: جواب

اس کی دلیل بخاری و مسلم کی وہ روایت ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ""یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا احد کے دن سے بھی سخت دن آپ پہ گزرا ہے ؟؟ ""تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "" مجھے تمہاری قوم سے کئی تکالیف پہنچی ہیں اور سب سے زیادہ سخت دن میرے لیے طائف کا دن تھا ،، جب میں ابن عبدیالیل بن عبدکلال کے پاس گیا اس نے مجھے میری توقع کے مطابق جواب نہیں دیا میں غم زدہ حالت میں جدھر رخ ہوا ادھر چل دیا ،، جب میں قرن ثعالب کے مقام پہ پہنچا تو میں نے اوپر نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ بادل میرے اوپر سایہ کیے ہوئے تھے اور اس میں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے نداء دے کر کہا بے شک اللہ نے آپ کی قوم کا جواب جو انہوں نے آپ کو دیا ہے

اس کو سن لیا اور اور آپ کی طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے آپ اسے جو چاہے حکم فرمائیں ،، پھر پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے پکار کر سلام کیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !!!بے شک اللہ پاک نے آپ کی قوم کا جواب جو انہوں نے آپ کو دیا ہے وہ سن لیا ہے اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھے میرے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے حکم فرمائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں ؟؟؟ اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑوں کو اٹھا کر ملا دوں ،، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ اللہ پاک ان کی پشتوں میں سے ایسے لوگ نکالے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے-----

::: سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی دعا کیوں کی جس میں حزن و ملال اور مشکلات کا ذکر کیا ؟؟؟

::: جواب

اللہ پاک کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرنا اور اپنی کمزوری کا ذکر کرنا ہی عبادت ہے اور قرب خداوندی کا ذریعہ ہے--اس میں حکمت یہ ہے کہ مصائب میں بندہ اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ قرب کی منزلوں پہ فائز ہوتا ہے--اسی طرح صبر کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ سے فضل و کرم کی بھیگ مانگنے میں کوئی تعارض نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ مصائب پہ صبر کرنا اور ساتھ ساتھ اللہ سے دعا کرنا خاص بندوں کا طریقہ ہے----

نفس بشریت جتنی مرضی بلندیوں پہ پہنچ جائے لیکن وہ بشریت کے دائرہ سے باہر نہیں جاسکتی ،، ہر انسان اپنی فطرت کے مطابق نعمتوں میں لذت کا شعور جبکہ مصیبت میں درد و الم کا شعور رکھتا ہے جس کی وجہ سے وہ مجبور ہے کہ نعمت ملے تو خوش ہو اور تکلیف کے وقت اسے درد کا احساس ہو-----

::: سوال

جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی جاتی اس وقت اللہ پاک کا کیا طریقہ کار ہوتا تھا ؟؟؟

طائف کے سفر پہ غور کریں تو پتا چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی قوم کے مظالم کے برعکس طائف میں زیادہ مظالم کا سامنا کرنا پڑا اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی جاتی تو اللہ پاک ان ظالموں کا رد کرتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مایوس نہ ہوجائے----

طائف کے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو مشکلات پیش آئیں اللہ پاک نے ان ظالموں پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا لیکن راستے میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو کافی تسلی ہوئی کہ جب ایک عیسائی غلام انگور لے کر حاضر خدمت ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنے نبی ہونے کا بتایا تو وہ آپ کے سر مبارک ،، ہاتھ مبارک اور قدمین شریفین کا بوسہ لینے لگا ،، اس واقعہ سے ان ظالموں کی گستاخی کا کسی حد تک ازالہ ہوگیا------

::: سوال

مصطفیٰ صادق الرافعی رحمۃ اللہ علیہ نے طائف کا قصہ ذکر کرنے کے بعد کیا فرمایا ؟؟؟

::: جواب

::: انہوں نے فرمایا

کتنی ہی عجیب بات ہے کہ اس سفر میں اللہ کے پاک کرنے اسرار و رموز پائے جاتے ہیں----

خیر ،، کرامت اور جلال آگے بڑھے اور کفار کی بدسلوکی پہ معذرت کی ،، برائی کے کلمات کے بعد ہاتھ پاؤں کو بوسے دلوائے گئے ،، ربیعہ کے دونوں بیٹے جو اسلام کے بدترین دشمن تھے اور ابو طالب کے پاس قریش کے سرداروں کے ساتھ آکر انہوں نے کہا تھا کہ اپنے بھتیجے کی حمایت کرنا چھوڑ دیں یا ان کو ہمارے حوالے کردیں ،، ورنہ ہم آپ سے تب تک جنگ کریں گے جب تک ایک فریق ہلاک نہ ہو جائے ،، لیکن ان دونوں کی حیوانی جبلت اس وقت انسانیت میں تبدیل ہوگئی جس کو دین لے کر آیا ہے اس لیے کہ دین کا مستقبل فکر سے وابستہ ہے نہ کہ سرشت و جبلت سے----

پھر یہاں نصرانیت بھی اسلام سے معانقہ کرتی ہے اور اس کی عزت کرتی ہے ،، کیوں کہ ہر سچا دین دوسرے سچے دین کے ساتھ بھائی کی طرح ہوتا ہے ،، لیکن فرق یہ ہے کہ بھائی بھائی کا رشتہ خونی ہوتا ہے لیکن دین کا رشتہ عقل و دانش سے ہوتا ہے-----

پھر اس واقعے میں تقدیر کے اسرار و رموز کی تکمیل اس طرح ہوئی کہ وہ انگور کا رس بھرا گچھا جسے اللہ کے نام کے ساتھ کھانا شروع کیا گیا تھا اس میں یہ حکمت تھی کہ انگوروں کے میٹھے دانوں والے گچھوں سے مراد مستقبل کی عظیم اسلامی سلطنت تھی اور گچھے کے ہر دانے سے مراد وہ ملک تھا جو عظیم اسلامی سلطنت کا حصہ بنا-----

::: سوال

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو دفاع کیا اس میں ہمارے لیے کیا سبق ہے ؟؟؟

::: جواب

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتے کرتے زخمی ہوگئے اس میں ہمارے لیے سبق یہ ہے کہ ہر مسلمان کو اپنے قائد کی حفاظت کرنے کے لیے اسی طرح اپنی جان کی قربانی دینی چاہیے ،، اسی طرح ہر صحابی کا حال تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے سے گریز نہ کرتے ،، آج نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود نہیں ہیں اس لیے ہم ان دفاع تو نہیں کرسکتے لیکن اس کی ایک اور صورت یہ ہے کہ ہمیں اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے ویسی ہی کوشش کرنی چاہیے----

ہر دور میں قائدین موجود تھے اور رہیں گے تو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان کی حفاظت کریں اور ان پر اپنی جان تک قربان کردیں جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا کرتے تھے-----

سوال :::

ابن اسحاق کی روایت میں جنات والے واقعے سے کیا ثابت ہوتا ہے ؟؟؟

جواب :::

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنات کو وجود بھی ہے اور وہ بھی انسانوں کی طرح پابند اور مکلف ہیں اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پہ ایمان لائے اور کچھ ایسے بھی ہیں جو کافر رہے----

یہ دلالت درجہ قطعیت پہ پہنچی ہوئی ہے کیونکہ قرآن پاک میں اس کا تذکرہ قطعی طور پر ہوا ہے----

سوال :::

امام بخاری نے ابن عباس کی سند جنات کے حوالے سے کون سا واقعہ بیان کیا ہے ؟؟؟

جواب :::

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے جارہے تھے اور اس وقت شیاطین کا آسمان پہ جانا اور خبریں لانا بند ہوچکا تھا اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے جانے لگے تھے---

اس وقت شیاطین اپنی قوم کے پاس گئے اور کہا کہ وہ کیا چیز ہے جو ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے اور ہم پہ شہاب ثاقب پھینکے جانے لگے ہیں ؟؟؟ کسی نے کہا تمہاری اس رکاوٹ کی وجہ کوئی نیا واقعہ ہے ،، پس تم مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کون سا نیا واقعہ

پیش آیا ہے ؟؟؟ پس وہ یہ نیا واقعہ دیکھنے کے لیے مشرق و مغرب میں پھیل گئے ،، جنات کا جو گروہ تہامہ کی طرف آیا تھا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بازار عکاظ جاتے ہوئے نخلہ کے مقام پہ پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے ،، جب جنات نے قرآن کی تلاوت سنی تو کہنے لگے یہ ہے وہ چیز جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے پس وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہنے لگے "" اے ہماری قوم !!! بے شک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے اور ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے ،، اور اللہ پاک نے اپنے نبی پہ سورۃ الجن کی پہلی آیت نازل کرکے اس واقعے کی خبر دی-------

سوال :::

کیا امام مسلم اور امام ترمذی اس واقعے کے ساتھ متفق ہیں جو امام بخاری نے بیان کیا ہے ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں یہ دونوں آئمہ کرام متفق ہیں لیکن اس حدیث کے شروع نے انہوں نے یہ الفاظ زائد کیے ہیں "" نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنات کو قرآن سنایا اور نہ جنات کو دیکھا ،، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ گئے""-----

سوال :::

اما ابن حجر نے فتح الباری میں جنات والی حدیث کے بارے میں کیا کہا ہے ؟؟

جواب :::

آپ لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے شاید جان بوجھ کر یہ الفاظ حذف کردیے ہیں جنہیں امام مسلم اور امام ترمذی نے شروع میں ذکر کیا ہے ،، کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ثابت کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیات جنوں کو سنائی تھیں تو اس لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نفی پہ یہ بات مقدم ہے اور امام مسلم نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے اس لیے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "" میرے پاس جنوں کا ایک داعی آیا اور میں نے اس ساتھ گیا اور ان قرآن پڑھ کر سنایا ""------

ان روایات میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ یہ جو دونوں روایات ہیں یہ دو مختلف واقعات ہیں-----

سوال :::

امام بخاری ،، مسلم ،، ترمذی نے جو روایت نقل کی ہے یہ ابن اسحاق کی روایت سے کس طرح مختلف ہے ؟؟

جواب :::

یہ دو طرح سے مختلف ہے :::

(1) ابن اسحاق کی روایت میں یہ بات نہیں پائی جاتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی صحابی کو نماز پڑھائی ہے بلکہ اس میں یہ بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اکیلے نماز پڑھی جبکہ دوسری روایات میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کی امامت کروائی-----

(2) ابن اسحاق کی روایت میں فجر کی نماز کی قید نہیں ہے جبکہ دوسری روایات فجر کی نماز کی قید لگائی گئی ہے-----

سوال :::

کیا ابن اسحاق کی روایت اور دیگر روایات میں کوئی اشکال ہیں ؟؟؟

جواب :::

ابن اسحاق کی روایت میں کوئی اشکال نہیں ،، لیکن دیگر روایات جنہیں امام بخاری ،، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے ان میں دو طرح کے اشکالات ہیں :::

(1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس سفر میں صرف حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ساتھ تھے تو کیسے درست ہوسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کی ایک جماعت کو نماز پڑھائی ؟؟؟

(2) پانچوں نمازیں معراج کی رات فرض ہوئی تھیں اور اکثر محققین کے مطابق معراج والا واقعہ سفر طائف کے بعد پیش آیا تو یہ بات کیسے درست ہوسکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی ہو ؟؟؟

سوال :::

مذکورہ بالا دونوں اشکالات کے جوابات لکھیں---

جواب :::

((پہلے اشکال کا جواب))

ممکن ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے واپس تشریف لائے تو صحابہ کی ایک جماعت نے مقام نخلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فجر کی نماز پڑھائی ہو----

((دوسرے اشکال کا جواب))

یہ بھی ممکن ہے کہ جنات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن سننے اور ملاقات کرنے والا واقعہ متعدد بار پیش آیا ہو ،، تو ایک مرتبہ کی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہو جبکہ ایک واقعے کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہو اور یہ اشکال اس صورت میں پیدا ہوتا ہے جب یہ مانا جائے کہ معراج کا سفر طائف کے سفر کے بعد پیش آیا تھا لیکن اگر یہ بات مانی جائے کہ معراج والا واقعہ سفر طائف سے پہلے ہوا تھا تو اس صورت میں یہ اشکال بھی ختم ہوجاتا ہے-----

سوال :::

مسلمانوں کو جنات کے بارے کیسا عقیدہ رکھنا چاہیے ؟؟؟

جواب :::

مسلمانوں پر جنات کے وجود پہ ایمان لانا لازم ہے ،، وہ ایک زندہ مخلوق ہے اور ہماری طرح وہ بھی مکلف ہے ،، اگرچہ ہم ان کا ادراک نہیں کرسکتے کیونکہ اللہ پاک نے انہیں ہماری نگاہوں سے پوشیدہ رکھا ہے----

جب اس کا مخلوق کا وجود کتاب و سنت کی روایات متواترہ سے ثابت ہوگیا تو یہ بات ضروریات دین میں سے ہوگئی ،، لہذا ان کے وجود کا انکار کرنے والا کافر ہوگا کیونکہ ان کا انکار کرنے سے ان اخبار متواترہ کا انکار کرنا بھی لازم آئے گا جو اللہ اور اس کے رسول سے ہم تک پہنچی ہیں-----

سوال :::

طائف کے سفر کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ پہ کیا اثر ہوا ؟؟؟

جواب :::

اس سوال کا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہوجاتا ہے جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مکہ کیسے جائیں گے ؟؟؟ حالانکہ انہوں نے تو آپ کو نکال دیا ہے ،، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "" اے زید جیسا کہ تم نے دیکھا بے شک اللہ پاک کشادگی اور آسانی پیدا کرنے والا ہے اور بیشک اللہ پاک اپنے دین کا مددگار ہے اور اپنے نبی کا محافظ ہے ""----

اس جواب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان تمام تکالیف کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ پر ایمان اور قوت ارادی پر ذرہ برابر بھی اثر نہیں ہوا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح مطمئن اور پر یقین ہیں----

سوال :::

اس سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؟؟؟

جواب :::

ہمارے لیے فائدہ یہ ہے کہ جب تک ہم اللہ کے بتائے ہوئے راستے پہ چلیں گے تو اس راستے میں آنے والی مشکلات ہمیں اس سے نہیں پھیر سکیں گی اور ہمارے اندر سستی اور ضعف نہیں آنا چاہیے ،، کیونکہ جو شخص اللہ سے قوت حاصل کررہا ہے اس کی شان نہیں کہ وہ سستی یا مایوسی کو آڑے آنے دے اس لیے کہ جب اس کام کا اللہ نے حکم دے دیا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ ہی ہماری مدد کرے گا-----

سوال :::

سستی مایوسی اور کم ہمتی کیسے پیدا ہوتی ہے ؟؟؟

جواب :::

سستی اور کم ہمتی ان دوسری راہوں اور اصولوں کے درمیان پیش آنے والی رکاوٹوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جن راہوں پہ چلنے کا اللہ نے حکم نہیں دیا ،، اس لیے کہ ان راہوں پہ کام کرنے والے

اپنی ذاتی قوت اور جدوجہد پہ یقین کرتے ہیں اور یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ انسان کی قوت محدود ہے اس وجہ سے انسان مایوسی اور کم ہمتی کا شکار ہو جاتا ہے----

((معجزۃ الاسراء والمعراج))

سوال :::

اسراء اور معراج کسے کہتے ہیں ؟؟؟

جواب :::

اسراء :::

وہ سفر جو اللہ نے اپنے نبی کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کروایا اسراء کہلاتا ہے-----

معراج :::

مسجد اقصیٰ سے ساتوں آسمانوں تک اور پھر اس سے بھی اوپر جانا جہاں جن و انس اور دیگر تمام مخلوقات کا علم منقطع ہوجاتا ہے معراج کہلاتا ہے-----

سوال :::

واقعہ معراج کس سال پیش آیا ؟؟؟

جواب :::

اس کی تاریخ میں اختلاف ہے کہ کیا یہ نبوت کے دسویں سال پیش آیا یا اس کے بعد ؟؟؟ تو اب سعد نے طبقات کبری میں لکھا ہے کہ یہ واقعہ ہجرت سے اٹھارہ مہینے پہلے پیش آیا------

سوال :::

کیا سفر معراج روح اور جسم دونوں کے ساتھ ہوا ؟؟؟

جواب :::

جی ہاں ،،

جمہور کا یہی مذہب ہے---

سوال :::

سفر معراج کو مختصراً بیان کریں----

جواب :::

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سواری کے لیے ایک براق پیش کیا گیا ،، براق ایک جانور ہے جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہوتا ہے ،، جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے وہاں اس کا ایک قدم پڑتا ہے-----

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ پہنچے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا کی ،، پھر جبرائیل علیہ السلام شراب اور دودھ کا پیالہ لے کر حاضر ہوئے تو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ کو اختیار فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا """ آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے """---پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتوں آسمانوں کی سیر کرتے کرتے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گئے اور اللہ پاک نے آپ کو خاص وحی فرمائی ،، اسی رات پانچوں نمازیں فرض ہوئیں اور یہ دن رات میں پچاس نمازیں تھیں جنہیں کم کرکے پانچ کردیا گیا----

سوال :::

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اگلے دن اپنے سفر کا تذکرہ مشرکین سے کیا تو انہوں نے کیا رد عمل کیا ؟؟؟

جواب :::

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مشرکین سے اپنے سفر کا ذکر فرمایا تو انہوں نے ایک دوسرے کو جمع کرنا شروع کردیا تاکہ اس بات کا مذاق اڑایا جاسکے----

ان میں سے بعض نے کہا کہ اگر آپ واقعی بیت المقدس گئے تھے تو وہاں کے احوال اور نقشہ ہمیں بتائیں ،، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے گئے تھے تو بیت المقدس کو ایک سرسری نظر دیکھا تھا لیکن قلب اقدس میں یہ بات نہیں آئی تھی کہ اس کے نقشے اور ستونوں کی تعداد اور وہاں کے اوصاف کو ذہن میں رکھ لیں ،، لیکن اب اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے آنکھوں کے سامنے بیت المقدس کی تصویر واضح کردی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکین کے سوالات کے جوابات تفصیل سے دینے لگے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس کے سامنے کھڑے ہیں----

بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "" جب قریش نے میری بات جھٹلا دی تو میں حجر میں کھڑا ہوگیا ،، پس اللہ نے میرے لیے بیت المقدس کی تصویر واضح کردی پس میں اس کی نشانیوں کے بارے میں خبر دینے لگا گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں ------""

سوال :::

جب مشرکین نے اس سفر کی خبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دی تو انہوں نے کیا فرمایا ؟؟؟

جواب :::

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "" اگر یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے تو انہوں نے سچ فرمایا ،، میں اس سے بھی بڑی بات پر ان کی تصدیق کرتا ہوں ""-----

سوال :::

شب معراج کی صبح جبرائیل علیہ السلام نے آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس چیز کے بارے میں بتایا ؟؟؟

جواب :::

انہوں نے پانچوں نمازوں کی کیفیت اور ان کے اوقات کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی ،، اس سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح شام دو دو رکعتین پڑھا کرتے تھے جس طرح ابراہیم علیہ السلام ادا فرماتے تھے----